اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲ نومبر - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی اور ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ - یکم نومبر - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو نقرس کی تکلیف ہے خصوصاً بائیں ٹانگ کے جوڑ میں زیادہ درد ہے اور کچھ ورم بھی ہے - نیز نزلہ زکام بھی چل رہا ہے - احباب کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں -

قادیان - ۵ نومبر - محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان آج دوپہر کے وقت معہ اہل و عیال بریلی سے بخیریت واپس تشریف لے آئے

قادیان - ۶ نومبر - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب معہ اہل و عیال خیریت سے ہیں -

اسلام — صلح و سلامتی کا پیغام

(از مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ انچارج قادیان)

یوں تو دنیا میں جس قدر بڑے بڑے مذاہب پائے جاتے ہیں وہ سبھی خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم شدہ اور اس کے پیاروں کے بنا کردہ ہیں۔ لیکن اسلام کی شان بالکل نرالی اور اس کی تفصیلات کا خلاصہ نہایت ہی ارفع و اعلیٰ ہے۔ اور شاعر مشرق علامہ اقبال کا مشہور قول "مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا" جس شدت کے ساتھ اسلام پر صادق آتا ہے کسی دوسرے مذہب پر چسپاں نہیں ہوتا۔

اگر کسی کے دل میں یہ خیال گذرے کہ جب سب مذاہب اپنی اساس اور بنیاد کے اعتبار سے حق و صداقت پر مبنی ہیں۔ تو ان میں تفاضل و تفاوت کیوں مانا جائے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ تمام مذاہب مروجہ کا منبع اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ بایں ہمہ چونکہ اہل عالم کی صلاحیتیں اور دماغی قوتیں یکساں نہیں۔ بلکہ ہر زمانہ اور ہر ملک اور ہر قوم کے تقاضے مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی سوجھ بوجھ، عادات و اطوار، عقلی نشوونما اور دماغی ارتقاء کا لحاظ ناگزیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام مذاہب عالم بنیادی اعتبار سے یکجان ہونے کے باوجود اپنی اپنی تفصیلات میں کافی مختلف ہیں - اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہیں - تا آنکہ اسلام اپنی خوبیوں اور رعنائیوں کے لحاظ سے دوسرے تمام مذاہب پر سبقت لے گیا۔ پس ادیان صادقہ میں تفاضل و تفاوت کا وجود قابل تعجب نہیں البتہ اگر ایسا نہ ہوتا تو مقام تعجب تھا۔

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ" یعنی متکلم کو ایسے رنگ میں کلام کرنا چاہیئے کہ سننے والا اس کا مطلب اچھی طرح سمجھ جائے۔ ورنہ اندھے کے سامنے رونا تو آنکھیں کھونا ہے۔ چنانچہ ایک قادر الکلام شخص ہمیشہ موقعہ اور محل کا خیال رکھتا ہے۔ اگر وہ نادان بچے سے دانا بالغ سے خواندہ عالم سے ناخواندہ جاہل سے حاکم سے محکوم سے، اپنے سے اور بیگانے سے جدا جدا رنگ ڈھنگ اور الگ الگ انداز سے گفتگو کرتا ہے تو اس کا یہ طرز تکلم یقیناً قابل تعریف ہے۔

الغرض ہم دل اعتقاد رکھتے ہیں کہ تمام مذاہب عالم اپنی اساس و بنیاد کے اعتبار سے برحق ہیں۔ اس کے باوجود ہم اسلام کو تاج الادیان یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کی تفصیل تعلیم بدرجہا فائق اور شاندار ہے۔ چنانچہ صحبت امروزہ میں ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اسلام نے امن و امان اور صلح و سلامتی کے بارہ میں کس قدر مؤثر اور قابل قدر تعلیم دی ہے۔

(۱)

یہ ایک نفسیاتی نکتہ ہے کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ" یعنی اگر کوئی شخص ایک چیز کو پسند کرتا ہے تو بار بار اس کا ذکر کرتا ہے۔ بالفاظ دیگر یوں سمجھ لیجئے کہ اگر کسی چیز کا بار بار ذکر کیا جائے۔ تو وہ دل و دماغ میں بیٹھ جاتی اور انسان کا اوڑھنا بچھونا بن جاتی ہے۔ اس نکتے کے زیر اثر دیکھا جائے۔ تو ہمارے اللہ تعالیٰ نے اس کثرت و تکرار کے ساتھ صلح و سلامتی کا مفہوم ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں۔

ہمارے مذہب کا نام رکھا "اسلام" یعنی سلامتی دینے اور امن پسندی ہمارا نام رکھا "مسلم" یعنی صلح و سلامتی کے شہزادے جنت کا نام رکھا "دار السلام" یعنی گہوارہ امن و امان۔ اپنا نام رکھا "السلام" یعنی منبع امن و امان اور ہمارا آئین آداب و تسلیم تجویز فرمایا "السلام علیکم و علیکم السلام" یعنی تم پر صلح و سلامتی ہو۔ غرض اٹھتے بیٹھتے صلح و سلامتی اور امن و امان کی تکرار سے یہ بات میخ کی طرح ہمارے دل و دماغ میں گاڑ دی کہ مذہب کا اصل کام یہ ہے کہ وہ دنیا میں امن و امان اور صلح و سلامتی کا علمبردار ہو۔ اور اس کے ماننے والے بھی اسی راہ پر گامزن ہوں ورنہ نام نہاد مسلمان بدنام کنندۂ اسلام ہوگا کہ ؎

برعکس نہند نام زنگی کافور

(۲)

قومی اور نسلی امتیازات جو در اصل ایک ذریعۂ تعارف ہیں۔ ہمیشہ ہی بے جا کبر و غرور اور ضد و تعصب کا باعث بنے ہیں۔ حالانکہ جس طرح شخصی نام مثلاً زید یا بکر اپنے مسمّٰی کے لئے کسی فضیلت کا موجب نہیں اسی طرح قومی نام مثلاً سید یا پٹھان وغیرہ بھی کسی کے لئے وجہ افتخار نہیں۔ اس کے باوصف دنیا داروں نے ان ناموں سے برتری اور کمتری کے ہزاروں پہلو نکال لئے۔ اور یہ مختلف نام مختلف زمانوں میں تعارف کے بجائے متعدد جنگی محاذ ثابت ہوئے۔ اور ایک جہان گوناگوں دھڑوں میں بٹ گیا۔ بس پھر کیا تھا۔ یہی قومی نام رہنما سیاست کے مہرے بن گئے۔ اور ان کے ہاتھوں انسانیت کی وہ مٹی پلید ہوئی کہ خدا کی پناہ۔!

اسلام آیا اور اس نے ان تمام نسلی اور قومی امتیازات کے بڑے بول کا پول کھولدیا۔ اور "اِنَّا جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا" کا اعلان عام کر کے بتلایا۔ کہ شخصی یا قومی نام محض ذریعۂ تعارف ہیں ورنہ ان کے اندر فی ذاتہ کوئی بڑائی نہیں۔ البتہ ان اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ" تم میں بزرگ و برتر وہ ہے۔ جو تقویٰ کی تمام راہوں کی رعایت رکھے۔ رسول خدا صلعم نے فرمایا:- لَا فَضْلَ لِلْعَرَبِیِّ عَلَی الْعَجَمِیِّ (باقی صفحہ ۲ پر)

جناب گیانی کرتار سنگھ صاحب ریونیو منسٹر پنجاب (اور) جناب سردار گیان سنگھ صاحب کاہلوں کمشنر جالندھر ڈویژن کی قادیان میں آمد

قادیان مورخہ ۴ نومبر آج ۳ بجے بعد دوپہر جناب گیانی کرتار سنگھ صاحب وزیر مال حکومت پنجاب اور جناب سردار گیان سنگھ صاحب کاہلوں کمشنر جالندھر ڈویژن قادیان تشریف لائے۔ اس سے پہلے جناب سردار گوبند سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور جناب سردار جگت سنگھ صاحب ایس۔ ڈی ایم بٹالہ۔ تحصیلدار صاحب بٹالہ۔ جناب بخشی دشوامتر صاحب ڈی۔ ایس۔ پی بٹالہ قادیان آچکے تھے۔

سردار اجاگر سنگھ صاحب انچارج پولیس چوکی قادیان نے ڈاک بنگلہ میں وزیر صاحب کو سلامی دی - اور کمشنر صاحب نے معزز حاضرین کا تعارف جناب گیانی کرتار سنگھ صاحب سے کروایا۔

احمدیہ جماعت کا وفد

جس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال - مکرم مولوی برکات احمد صاحب بی۔ اے ناظر امور عامہ۔ مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم اور مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے شامل تھے۔ جناب کمشنر صاحب اور جناب ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب سے ملا۔

چھ بجے کے قریب میونسپل کمیٹی میں ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں جماعت احمدیہ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۷ر نومبر ۱۹۵۷ء

تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز

اگرچہ ماہ اکتوبر کا اختتام بجائے خود اس بات کا اعلان ہوتا ہے کہ تحریک جدید میں حصہ لینے والے مجاہدین نے خدا کی دی ہوئی توفیق سے ایک منزل طے کر کے اب اپنی زندگی میں ایک دوسری منزل کی طرف قدم بڑھایا ہے اور ماہ نومبر کے آغاز ہی میں انہیں نئے عزم اور نیک جذبہ کے ساتھ اس مالی جہاد کے اگلے سال کے لئے وعدہ لکھوانے اور اُن کے پورا کرنے کا اہتمام کرنا ہے۔ لیکن جب انہی دنوں میں اپنے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی زبان مبارک سے نئے سال کے آغاز کا اعلان سنا جاتا ہے تو مخلصین کے ایمانوں میں اور بھی تازگی پیدا ہوتی اور اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنے میں ایک لذت پاتے ہیں۔

پس ایسے مخلصین اس خبر میں یقیناً قلبی مسرت پائیں گے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۶ر اکتوبر کو انصاراللہ کے تیسرے سالانہ اجتماع میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا ہے۔ جس میں حضور نے پہلے سے بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوانے اور انہیں جلد سے جلد پورا کرنے کی تحریک فرمائی ہے تاکہ تبلیغ اسلام کے ہر آن بڑھتے ہوئے کام کو کماحقہٗ سرانجام دیا جا سکے۔

تحریک جدید کو جاری رکھتے ہوئے تئیس سال گزر گئے اور اب چوبیسویں سال کا آغاز ہے۔ یہ ایسی مدت ہے کہ خدا کے فضل سے اس شجرہ طیبہ کے شیریں ثمرات اور خوش کن نتائج احباب جماعت کے سامنے ہیں۔ جو عظیم الشان کام اس مبارک تحریک سے انجام پا رہا ہے۔ وہ ایک کھلی کتاب کی طرح ہے۔ آج اس کے نتیجہ میں بیرونی ممالک میں اشاعت و تبلیغ اسلام کا کام نہایت منظم صورت میں جاری ہے جس کا اعتراف غیر بھی کر چکے ہیں۔ اور آج روئے زمین پر تمام اسلامی فرقوں میں سے اسی ایک کمزور جماعت کو اسلام کی اس سچی اور حقیقی خدمت کا موقعہ مل رہا ہے۔ اور دوسرے فرقہ ہائے اسلام باوجود اپنی کثرتِ تعداد اور وسیع ذرائع رکھنے کے اس سعادت سے یکسر محروم ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کو جو یہ توفیق ملی تو اُس کی اسی خوبی کے باعث جو اُسے ہر زمانہ کی روحانی جماعت کے ساتھ ملا دیتی ہے یعنی اُس کا ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع ہونا اور اُس کے بتائے ہوئے پروگرام کے مطابق باقاعدگی سے کام کرتے چلے جانا!!

اگرچہ نام کے اعتبار سے یہ تحریک "تحریک جدید" کہلاتی ہے۔ لیکن ہے تحریک قدیم جو آج سے پونے چودہ سو سال پہلے پیش کی گئی۔ کیونکہ یہ مبارک تحریک درحقیقت اسلام ہی کا عملی پروگرام ہے جسے ضرورتِ زمانہ کے مطابق مخصوص شکل کے ساتھ بالقائے الٰہی پیش کیا گیا اور پھر اس کی نمایاں کامیابی ہی اس کے موجب صد برکات و فضل ہونے پر شاہد ناطق ہے۔

ذرا قرآن کریم میں سورت صف کے دوسرے رکوع کی ان آیات پر غور کیجئے:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل
ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم
من عذاب الیم تؤمنون
باللہ ورسولہ وتجاھدون
فی سبیل اللہ باموالکم
وانفسکم۔

فرماتا ہے اے مومنو! آؤ میں تمہیں ایک ایسی تجارت کی خبر دوں جو تمہیں ہر قسم کی تکلیف سے دائمی نجات دلا دے!! لو سنو وہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالےٰ اور اُس کے رسول پر سچے دل سے ایمان لے آؤ۔ لیکن یاد رکھو اپنے ایسے ایمان کے ساتھ تمہیں دو طریق سے عملی تصدیق بھی پیش کرنی ہوگی۔

اوّل۔ تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم کہ تمہیں اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنے اموال کے ساتھ جہاد کرنا ہوگا۔

دوم۔ وانفسکم یعنی نہ صرف مالی جہاد بلکہ جانی قربانی بھی پیش کرنی پڑے گی۔

چنانچہ دیکھ لیں صدر اول میں صحابہ کرام نے دونوں ہی قسم کی قربانیاں کیں۔ انہوں نے خدا کی راہ میں اپنے مالوں کو بے دریغ خرچ کیا حتیٰ کہ اپنی جانوں کو بھی اپنے جان آفرین کی راہ میں خوشی سے قربان کرتے چلے گئے۔

پس اگر ہم تحریک جدید کے جملہ مطالبات کو یکجائی نظر سے دیکھیں تو یہ مبارک تحریک بھی انہیں دو قسم کے نقطہ ہائے مرکزی کے گرد گھومتی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ حضور انور نے ایک طرف جماعت سے مالی قربانی کا مطالبہ فرمایا اور جماعت نے پورے اخلاص اور محبت کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے مالوں کو اپنے محبوب آقا کے قدموں میں ڈال دیا تو دوسری طرف حضور نے جماعت کے نوجوانوں کو دینی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔ تو جماعت نے اس بارہ میں بھی نہایت ہی اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ اور بیسیوں اعلےٰ تعلیم یافتہ نوجوان آگے بڑھے اور آج خدا کے فضل سے انہیں کی فدائیت کا ثمرہ بہترین شکل میں ایک دنیا کے سامنے ہے۔

چونکہ یہ جماعت ایک زندہ اور فعّال جماعت ہے۔ اور اس کا پروگرام ساری دنیا پر حاوی ہے۔ اس لئے اس کی جدوجہد کا سلسلہ بھی اُس وقت تک ختم نہیں ہو سکتا جب تک کہ اُسے پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا دیا جائے۔ خدا کے فضل سے اس برگزیدہ جماعت کا ہر قدم منزل مقصود کی طرف بڑھ رہا ہے اور وقت آتا ہے کہ وہ اپنے گوہر مقصود کو پالے۔ مگر اس کے لئے انتھک مسلسل قربانیوں اور پیہم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اور احباب جماعت کو ہر وقت اس کے لئے تیار رہنے کی ضرورت ہے۔ ہمارا کام دلوں کو فتح کرنا ہے اور محبت اور پریم کے ذریعہ ساری دنیا کو امن و سلامتی کا وہ پیغام دینا ہے جس میں اُس کی ابدی زندگی اور ہمیشہ کا سکون اور اطمینان ہے۔ اگرچہ یہ راہ بڑی کٹھن ہے اور ذمہ داری بہت بڑی ہے۔ لیکن ہمتِ مرداں مددِ خدا۔ وہ قادر مطلق آپ کی ناچیز مساعی میں غیر معمولی برکت ڈالے گا۔ اور جب اُس کا فضل آپ کی کوشش کے ساتھ مل گیا تو کچھ مشکل باقی نہ رہے گی۔

یوں تو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے فیصلہ کے مطابق بیرونی ممالک میں اشاعت و تبلیغ کا سارا کام تحریک جدید ہی کے ذریعہ سرانجام دیا جا رہا ہے۔ مگر وہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید دونوں ہی قسم کے چندوں کی مدد سے۔ گویا اس وقت مرکز قادیان میں جس قدر روپیہ مخلصین جماعت کی طرف سے بھیجا جاتا ہے وہ اپنے ہی ملک کی روحانی فلاح و بہبود میں خرچ ہوتا ہے۔ چنانچہ انہیں ملے ملے حاصل ہی کے نتیجے میں خدا کے فضل سے آج بھارت ورش کے قریباً ہر صوبہ میں بیسیوں باقاعدہ مبلغین کے ذریعہ تبلیغ و تربیت اور اصلاح کا کام جاری ہے۔ جس پر ہزاروں روپے کا سالانہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ اس لئے ہر بھارت واسی احمدی جو بھی اس مبارک تحریک میں خوشی سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے ہی ملک میں نیکی اور اصلاح کے کام کو وسعت دیتا ہے۔

اور چونکہ اس جماعت کا پہلا اور آخری مقصد بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی اور اُس کی حقیقی خدمت ہے۔ جسے وہ روحانیت کے پہلو سے زیادہ مفید اور زیادہ کارآمد خیال کرتی ہے۔ اس لئے اس طرح افراد کی اصلاح کے نتیجہ میں اپنے ملک کا بھی فائدہ ہے۔ اور اس امن پسند جماعت کے مبلغ کل اصولوں کی توسیع و ترویج یقیناً ملک و ملت کے حق میں نفع رساں ہے۔ پس اس صورت میں اے بھائیو! اس کارِ خیر میں جلدی کرو اور خدائی ارشاد

"فاستبقوا الخیرات"

کے مطابق ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی سعی کرو!!

تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز پر اپنے پیارے امام کے الفاظ سے بڑھ کر اور کوئی مؤثر الفاظ نہیں ہو سکتے۔ ان کو بار بار پڑھیں اور ان ہدایات کے مطابق

وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ

کا بہتر نمونہ دکھائیں۔ کیا بلحاظ مالی قربانی کے اور کیا بلحاظ نوجوانوں کو اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کرنے کے۔ کیونکہ یہ کام دونوں طریق ہی سے ممکن ہے۔

خدا کے فضل سے احباب جماعت ایک عرصہ سے تحریک جدید کے مالی جہاد میں برابر حصہ لیتے چلے آ رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ حضور کے ارشاد کے مطابق اس سال بھی پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں گے مگر "وقف زندگی" کے جانی جہاد کی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ اور اس کو بھی ایسا ہی ضروری سمجھا جانا چاہئے۔ جیسے مالی جہاد۔ کیونکہ کوئی زندہ قوم اپنے کام کو زیادہ دیر تک برقرار نہیں رکھ سکتی۔ جب تک دوسری صف پہلی صف کی جگہ لینے والے آگے نہ بڑھیں۔ اس وقت مرکز میں تعلیم یافتہ افراد کی حد درجہ کمی ہے۔ اور اگرچہ دینی مدرسہ بھی ایک حد تک جاری ہے۔ لیکن ہندوستان کے وسیع علاقہ میں مؤثر طریق پر روحانیت کا پرچار کرنے کے لئے تو ہر سال بیسیوں بلکہ سینکڑوں نوجوانوں کو اس درسگاہ میں داخلہ لینے کی ضرورت ہے۔ پس ہندوستانی احباب جماعت کو تحریک جدید کے اس اہم حصہ کی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت۔ !!

ان تحریک جدید کو ایک ...
لیکن مخصوص طور پر مرکز قادیان کی طرف سے جو اشاعت و تبلیغ کا کام اپنے ملک میں انجام دیا جا رہا ہے

قادیان میں
علاقہ جنوبی ہند کے طلبہ کا
ایک علمی و تربیتی جلسہ

قادیان - ۵ر نومبر - آج بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت مولانا محمد سلیم صاحب فاضل علاقہ جنوبی ہند کے طلبہ کا ایک علمی اور تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں مختلف زبانوں میں طلبا نے تقاریر کیں۔ چنانچہ محمد عمر صاحب مالاباری۔ عبدالسلام صاحب حیدرآبادی۔ محمد علوی صاحب مالاباری اور عبدالسلام صاحب مالاباری۔ منور احمد صاحب بہاری۔ بشیر الدین صاحب اڑیسوی نے علی الترتیب اردو۔ تیلگو۔ عربی ملیالم، اُردو اور اڑیہ زبانوں میں تقاریر کیں۔

اس مجلس (مالابار احمدیہ ایسوسی ایشن) کے بیشتر اراکین مدرسہ احمدیہ میں زیر تعلیم طلبہ ہیں۔ جلسہ کے دلچسپ تقریری پروگرام

(بقیہ حاشیہ پر)

کے بعد محترم جناب حکیم خلیل احمد صاحب [illegible] ناظر تعلیم و تربیت نے طلبہ کو قیمتی نصائح سے سرفراز فرمایا۔ آخر میں محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل صدر جلسہ نے ان نوجوان مقررین اور ممبران ایسوسی ایشن کی مساعی کو قدر [illegible] ہوئے خوشی کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آپ لوگ استقلال سے اس کام میں لگے رہے تو آپ کا وجود جماعت کے لئے بہت مفید ہوگا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے تقاریر [illegible] میں بعض اصلاحی امور کی طرف نہایت مؤثر رنگ میں توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ آپ لوگوں کا دور دراز کے علاقوں سے کشاں کشاں اس مقدس مقام میں ... چلے آنا احمدیت کی صداقت کا زندہ نشان ہے +

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان

دوستوں کو چاہیئے کہ پچھلے سال کے وعدوں پر دس بیس یا تیس فیصدی اضافہ سے وعدے لکھوائیں

ربوہ ۲۶ر اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج انصار اللہ کے تیسرے سالانہ اجتماع میں تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ جس میں حضور نے پہلے سے بڑھ چڑھ کر وعدہ لکھوانے اور انہیں جلد سے جلد پورا کرنے کی تحریک فرمائی۔ تاکہ غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے ہر آن بڑھتے ہوئے کام کو کما حقہ سرانجام دیا جا سکے۔ حضور کے اس پُر معارف خطاب کے اُس حصہ کا خلاصہ جو تحریک جدید کے تحت مالی قربانیوں کے مطالبہ سے تعلق رکھتا ہے اپنے الفاظ میں اخبار الفضل سے نقل کر کے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"دوران تقریر میں حضور نے تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

ہمارے پاس غیر ممالک میں اسلام کی اشاعت کا واحد ذریعہ تحریک جدید ہی ہے۔ میں نوجوانوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ مرکز میں آکر دینی تعلیم حاصل کریں۔ اور پھر غیر ممالک میں تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوں اور جماعت کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ جوں جوں ہمارے مبلغ بڑھتے گئے اور مساجد کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ ہمارا خرچ بھی بڑھتا جائے گا اس لئے جماعت کے افراد کوشش کریں کہ وہ پچھلے سال کے چندے سے بڑھ کر چندہ لکھوائیں۔ اور پھر اسے جلد سے جلد پورا کریں۔ کوئی شخص ایسا نہ رہے۔ جس نے پچھلے سال کے وعدہ سے کم وعدہ لکھوایا ہو۔ بلکہ اگر اسے پچھلے سال کے وعدہ پر دس بیس یا تیس فیصدی زیادتی کر سکے۔ تو اسے کرنی چاہیئے۔ یہ فعل اس کی اپنی مرضی سے ہوگا۔ جس کا ثواب اسے مزید ملے گا کیونکہ نفل کا ثواب فرض سے زیادہ ہی ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ ہمارا اس سال کا چندہ بہر حال گذشتہ سال سے زیادہ ہونا چاہیئے۔ تاہم یورپ اور امریکہ میں خدا تعالیٰ کے گھر تعمیر کر سکیں۔ اور غیر ممالک میں نہ صرف ہم اپنے مشنوں کی تعداد کو زیادہ کر سکیں۔ بلکہ پہلے سے قائم شدہ مشنوں میں مبلغین کی تعداد بھی بڑھا سکیں۔ یہی ذریعہ ہماری تبلیغ کا ہے اور یہی فضیلت ہے جو ہمیں دوسرے اسلامی فرقوں پر حاصل ہے ہمارے مبلغ بیرونی ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں حالانکہ ان کا کوئی مبلغ بھی نہیں

حضور نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا ابھی ہم نے یورپ میں صرف ۲ مساجد تعمیر کی ہیں لیکن ہماری سکیم پچاس ہزار مساجد کی تعمیر کی ہے جس کیلئے کروڑوں روپے کی ضرورت ہے۔ کئی غیر ملکی یہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ انکے علاوہ امریکہ۔ جرمنی۔ کویت۔ نیپال آسٹریلیا اور بھارت کے قریباً ایک درجن نوجوانوں کی درخواستیں آچکی ہیں۔ کہ ان کی دینی تعلیم کا ربوہ میں انتظام کیا جائے۔ اگر وہ نوجوان آ گئے۔ تو بہر حال جماعت کا خرچ بڑھ جائے گا۔ روم اور بعض اور اہم جگہوں پر نئے مشن کھولنے ہیں۔ جس کے لئے ہمیں اپنی مالی قربانیوں میں قدم اور آگے بڑھانا ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔

اس بات سے مت خوف کھاؤ کہ یہ سارا کام کیسے ہوگا۔ ہم غریب ہیں اتنا روپیہ کہاں سے لائیں گے۔ رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے مجھے تسلی دلائی ہے اور بتایا ہے کہ یہ غربت عارضی ہے۔ اللہ تعالیٰ قریب زمانہ میں ایسے سامان پیدا کرنے والا ہے کہ وہ جماعت کو بہت مال دے گا۔ اور اس میں ایسے لوگ بکثرت پیدا کرے گا جو آسانی سے اس مالی بوجھ کو اٹھا سکیں گے۔ ہماری جماعت بے شک غریب اور تعداد میں تھوڑی ہے۔ مگر اس کے باوجود وہ ساری دنیا پر غالب آسکتی ہے۔ صرف تنظیم کی ضرورت ہے۔ پہلے بھی ہم نے تنظیم سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے۔ اب اس کو اور زیادہ کریں۔ اور ہمت سے کام لیں۔ تو وہ دن دور نہیں جب ہمارے مبلغوں کی تعداد اتنی زیادہ ہو جائے گی۔ کہ ملک کے گوشہ گوشہ میں پھیل جائیں گے۔ اور اس طرح ہمیں حق اور قرآن پھیلانے کی توفیق مل جائے گی۔

حضور نے فرمایا۔ جماعت کا ہر فرد اس کام میں لگ جائے اور کوشش کرے کہ وہ نہ صرف خود اس میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لے بلکہ دوسروں کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں تحریک کرے۔ بچوں کی طرف سے بھی کچھ نہ کچھ چندہ لکھوائیں چاہے وہ کتنا قلیل ہی ہو۔ اور انہیں بتائیں کہ آپ نے انکی طرف سے چندہ لکھوا دیا ہے تا انہیں ساری عمر یہ بات یاد رہے اور وہ اپنی اولادوں کو بھی اس نیک کام میں حصہ لینے کی تحریک کرتے رہیں۔ اگر چندہ بڑھ جائے تو نہ صرف ہم اپنے کام کو وسیع کر سکیں گے۔ بلکہ اپنے مبلغین کے اخراجات میں بھی زیادتی کر سکیں گے۔ یہ لوگ اپنے ملک سے ہزاروں میل دور بال بچوں سے الگ عزیز و اقارب سے جدا۔ خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کر رہے ہیں لیکن ابھی ہم انہیں اتنے اخراجات بھی نہیں دے رہے۔ کہ جن سے وہ اوسط درجہ کی خوراک اور لباس مہیا کر سکیں۔ اگر چندہ کی بڑھ جائے تو ان کے خرچ بڑھا دیئے جائیں گے۔ تاکہ وہ عمدگی سے اپنا کام جاری رکھیں۔ الفضل اور تحریک جدید کے دفتر اس تحریک کو زیادہ سے زیادہ جماعت

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تحریک چندہ سے تمام بھائیوں کو باخبر کردو

"ایک معمولی انسان بھی خواہ کتنی ہی شکستہ حالت کا کیوں نہ ہو جب بازار جاتا ہے تو اپنی قدر کے موافق اپنے لئے اور اپنے بچوں کیلئے کچھ نہ کچھ لاتا ہے۔ پھر کیا یہ سلسلہ جو اپنی عظیم الشان اغراض کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اس لائق بھی نہیں کہ وہ اس کے لئے چند پیسے بھی قربان کر سکے۔ دنیا میں آج تک کونسا سلسلہ ہوا ہے یا ہے جو خواہ دنیوی حیثیت سے ہے یا دینی جو بغیر مال چل سکا۔ دنیا میں ہر ایک کام اس لئے کہ عالم اسباب ہے۔ اسباب سے ہی چلایا جاتا ہے پر کس قدر بخیل و ممسک وہ شخص ہے جو ایسے مقصد کی کامیابی کے لئے ادنیٰ چیز مثل چند پیسے خرچ نہیں کر سکتا۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ الٰہی دین پر لوگ اپنی جانوں کو بھیڑ و بکری کی طرح نثار کرتے تھے۔ مالوں کا تو کیا ذکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھر بار نثار کیا حتیٰ کہ سوئی تک کو بھی گھر میں نہ رکھا اور ایسا ہی حضرت عمرؓ نے اپنی بساط و انشراح کے موافق اور عثمانؓ نے اپنی طاقت و حیثیت کے موافق۔ علیٰ ہذا القیاس علیٰ قدر مراتب تمام صحابہ اپنی جانوں اور مالوں سمیت اس دین الٰہی پر قربان ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ ایک وہ ہیں کہ بیعت تو کر جاتے ہیں اور اقرار بھی کر جاتے ہیں کہ ہم دنیا پر دین کو مقدم کریں گے۔ مگر مدد و امداد کے موقع پر اپنے جیبوں کو دبا کر پکڑ رکھتے ہیں بھلا ایسی محبت دنیا سے کوئی دینی مقصد پا سکتا ہے۔ اور کیا ایسے لوگوں کا وجود کچھ بھی نفع رساں ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جب تم اپنی عزیز ترین اشیاء اللہ جل شانہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ تب تک تم نیکی کو نہیں پا سکتے . . . . پس تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو۔ اور ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔"

(الحکم ۱۰ر جولائی سنہ ۱۹۰۳ء)

تحریک جدید کے دفتر اوّل کے سال ۲۴ اور دفتر دوم کے سال ۱۴ کا آغاز

اے مردو! اور اے عورتو! آگے بڑھو اپنا تن اور اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کردو!

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں جماعت احمدیہ سے اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے شاندار قربانیوں کا مطالبہ فرمایا ہے۔ اور اس بارہ میں ایک بصیرت افروز ایمان افروز خطبہ پڑھا۔ جو عنقریب شائع کیا جائے گا۔ خطبہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی راہنمائی کے لئے اپنا اسوۂ حسنہ اس طرح پیش کیا۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خود جو سالہا سال سے دس ہزار کا گرانقدر عطیہ تحریک جدید کو عطا فرماتے آرہے ہیں اس میں اس سال دس فی صدی کا اضافہ فرما کر اُسے گیارہ ہزار کر دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اس سے ظاہر ہے کہ جماعت کے دوستوں کو خواہ وہ دفتر اوّل کے سابقون الاولون ہوں یا دفتر دوم کے مخلص مجاہد اپنے وعدے اضافہ کے ساتھ دیں۔ جو سمجھتے ہیں کہ ہماری قربانی کا معیار ابھی آئندہ بہت بلند ہے، وہ نہ صرف حضور کے ارشاد کے مطابق دس فی صدی یا بیس فی صدی اضافہ کریں۔ بلکہ وہ اپنے ایمان اور اخلاص کے مطابق ۲۰ فی صدی سے بھی زیادہ اضافہ کر کے دیں۔ تا اللہ تعالیٰ کے حضور وہ اس کا زیادہ سے زیادہ اجر پانے والے ہوں۔ جہاں حضور کا یہ ارشاد ہے کہ ہر شخص کا وعدہ بہرحال گذشتہ کے وعدہ سے زیادتی کے ساتھ ہو وہاں حضور نے یہ بھی فرمایا کہ ہر وعدہ کنندہ اپنے بچوں کو بھی جو چھوٹی عمر کے ہیں اپنے وعدے کے ساتھ ملائے۔ وعدہ خواہ ان کی طرف سے قلیل ترین رقم کا ہی کیوں نہ ہو۔ تاکہ وہ بھی تحریک جدید کے مجاہد بن جائیں۔

تحریک جدید کے نئے مالی سال کے وعدوں اور وصولی کے لئے جہاں جماعت کے امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال کا فرض ہے کہ وہ جلد از جلد سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جماعت کے ہر فرد کو اس تحریک میں شامل کرتے ہوئے ان کے وعدوں کی اطلاع اولین وقت میں مرکز میں بھجوائیں وہاں خدام الاحمدیہ کے عہدیداران پر بھی یہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ جملہ خدام سے وعدوں اور وصولی کے لئے پوری کوشش اور جدوجہد کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ اور جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ ہو جو تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے سے محروم رہے۔ نیز تحریک جدید کے مجاہدین حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق اپنے گذشتہ وعدوں میں نمایاں اضافہ کرتے ہوئے نہ صرف جلد از جلد نئے سال کے وعدے لکھوائیں بلکہ اگر ممکن ہو تو یہ بھی کوشش کریں کہ وہ ساتھ ہی اپنے وعدوں کی ادائیگی کر کے سابقون الاولون میں شامل ہو کر خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے والے ہوں۔

بعض وعدہ کنندگان ایسے بھی ہیں جن کے ذمہ گذشتہ سال کے وعدے ابھی قابل ادا ہیں ان کو فوری طور پر اپنے گذشتہ وعدہ کی فکر کرنی چاہئیے۔ تا وہ اپنی سستی یا غفلت کے باعث خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ نہ ٹھہریں۔

تحریک جدید کے نئے مالی سال میں شامل ہونے والے احباب کے وعدوں اور وصولی کی پہلی فہرست آخر نومبر میں سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض دعا پیش کی جائے گی۔ لہٰذا عہدیداران مال کو چاہئیے کہ کوشش کر کے آخر نومبر سے قبل وعدوں اور وصولی کی فہرست مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ و بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان قابل تقلید نمونہ

استبقوا الخیرات کی قابل قدر مثال

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جہاں احباب جماعت کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے وہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خود بھی اس مبارک تحریک میں ابتدا ہی سے نمایاں حصہ لیتے آرہے ہیں چنانچہ دسویں سال سے ۲۳ ویں سال تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہر سال دس ہزار روپیہ کا عطیہ تحریک جدید کو عطا فرماتے آرہے ہیں۔ اور اس سال یعنی سال ۲۴ میں حضور نے سال گذشتہ کے وعدہ یعنی دس ہزار روپیہ پر دس فیصدی کا اضافہ فرما کر گیارہ ہزار روپیہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء یہی نمونہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور دیگر بزرگان سلسلہ کا ہمارے سامنے ہے جن کے چندہ جات کی تفصیل کی اس جگہ گنجائش نہیں۔

مقامی طور پر قادیان میں تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان سنتے ہی درویشان قادیان میں سے ۲۸۰ مخلصین نے دو دن کے اندر اندر مرکزی دفتر میں پہنچ کر نہ صرف اپنے وعدے نوٹ کروائے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے دفتر اوّل کے ۱۷ - اور دفتر دوم کے ۱۳ مجاہدین کو اپنے وعدوں کی رقوم نقد ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ان درویشان نے یہ سعادت بھی حاصل کی کہ اپنے وعدے گذشتہ سال کی نسبت اضافہ سے لکھوائے ہیں۔ بلکہ بعض نے تو اپنے مقدس امام ہمام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دس فیصد، اور بعض نے پچیس فیصد اضافہ کے ساتھ وعدے پیش کئے ہیں قادیان کے غریب درویشان کا یہ نمونہ قابل قدر اور باعث تقلید ہے بالخصوص جب کہ موجودہ دور میں یہ درویشان مالی

(بقیہ حاشیہ پر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(منقول از الحکم جلد ۱۴ ۲۹)

اپنا مال دین کی راہ میں صرف کرنا ایک بہت بڑی سعادت ہے

یہ (یعنی خدا تعالیٰ کے بندے) وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا۔ اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ اس الٰہی وقف کی طرف ایماء کر کے فرماتا ہے من اسلم وجھہ للہ فھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ اس جگہ اسلم وجھہ للہ کے معنی یہی ہیں کہ ایک نیستی اور تذلل کا لباس پہن کر آستانہ الوہیت پر گرے اور اپنی جان مال آبرو غرض جو کچھ اسکے پاس ہے خدا ہی کیلئے وقف کرے اور دنیا کی ساری چیزیں دین کی خادم بنادے

مشکلات میں مبتلا ہیں لیکن اپنے محبوب آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آیہ قرآنی ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ کے مطابق اپنا اور اپنے اہل و عیال کا پیٹ کاٹ کر اس مبارک تحریک میں حصہ لیتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکے اس نیک جذبہ کو قبول فرمائے اور بھارت کی دوسری جماعتوں کو بھی اس مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق بخشے آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

موجودہ زمانہ کے غیر معمولی حالات انقلابات کے متعلق

قرآن کریم کی بعض عظیم الشان پیشگوئی

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی)

قبل ازیں موجودہ زمانہ کی علمی ریسرچ اور سائنس کی نئی نئی ایجادات اور غیر معمولی حالات و انقلابات کے متعلق ساڑھے تیرہ سو سال قبل کا قرآن کریم کی بعض عظیم الشان پیشگوئیوں کا ذکر گذر چکا ہے جس سے قرآن کریم کا بے نظیر اعجاز ظاہر ہوتا ہے۔

قرآن کریم نے آجکل کے مروجہ علوم حقہ کی طرف جستہ جستہ اور ضروری اصولی طور پر راہنمائی کر کے ان علوم کے لئے بڑی بڑی شاہراہیں کھولی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم نے عقل سے کام لینے پر جس قدر زور دیا ہے کسی اور کتاب نے نہیں دیا۔ اس نے ہر طرف سے پھیر پھیر کر عقل کو ابھارا اور کائنات اور عقل کا جوڑ کر کے دکھایا ہے اس میں چالیس دفعہ سے اوپر عقل سے کام لینے کا ذکر موجود ہے۔ اور پھر کائنات ارضی و سماوی کے متعلق جابجا تدبر۔ تفکر اور نظر کرنے کیلئے جس عجیب و غریب پیرایہ میں توجہ دلائی ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ اس نے خلق لکم ما فی الارض جمیعاً فرما کر سائنس کا دروازہ کھول دیا ہے۔ فرمایا کہ تمام کائنات عالم کا ذرہ ذرہ اپنے اندر بے شمار فوائد رکھتا ہے اور اسے کل بنی نوع انسان کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پس یہ کس قدر ظلم ہے کہ جس کتاب نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل حقیقی سائنس کی بنیاد رکھی۔ اور اس کے متعلق ایک غیر معمولی بنیادی ذخیرہ دنیا کے لئے مہیا کیا ہے۔ اسے سائنس کے خلاف قرار دیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ عقل کے مدعی اپنی عقل کو جواب دے بیٹھے ہیں۔ اور اس سے خود صحیح رنگ میں کام نہیں لیتے۔ بلکہ جان بوجھ کر اس سے اپنی آنکھیں موند رہے ہیں یا پھر سرے ہی سے اندھے ہیں۔ ورنہ قرآن کریم تو ان کی عقل کو بار بار اپیل کر رہا ہے کہ وہ اس امر پر غور کریں کہ یہ پر حکمت عالم اور اس کے مسلسل قرائن اس کے موجد اور مربی کی طرف اس کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ اور وہ سائنس اور اس کے علوم جدیدہ صحیحہ اور ان کے ذریعہ سے پیدا ہونے والی ایجادات اور ان کے نتائج کی متواتر اور پے در پے ہمہ گیر خبریں بھی دے رہا ہے۔ اسی طرح جو حالات و انقلابات ان کے ذریعہ سے دنیا میں رونما ہونے والے تھے اور اب ہو چکے یا ہو رہے ہیں یا آئندہ ہوں گے۔ ان کی طرف بھی نمایاں طور پر ارشادات کر کے انسان کو یہ سمجھا رہا ہے کہ وہ خواہ کس قدر ترقی کر جائے وہ خدا تعالیٰ سے اپنے آپ کو مستغنی نہیں کر سکتا۔ اور نہ وہ اس کے تعرف سے نکل سکتا ہے بلکہ وہ ان علوم اور انکشافات میں جس قدر آگے نکلے گا اسی قدر اسے خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے مذہب کی طرف متوجہ ہونا پڑے گا۔ کیونکہ یہی چیز ہے جو اس کی صحیح راہنمائی کرنے والی ہے۔ اور جس کے سایہ تلے اسے عافیت نصیب ہو سکتی ہے۔ اور یہی اس کی قلبی تسکین کے سامان اس کے لئے مہیا کر سکتی ہے۔ انسان کی مادیات میں غیر معمولی نمائش اپنی ذات میں مستقل طور پر براہ راست اسے مطمئن نہیں کر سکتی۔ بلکہ اگر وہ اپنے آپ کو سنبھالے نہیں تو الٹا اس کی تباہی کا باعث بن سکتی ہے۔

قرآن کریم کا ظاہر اور باطن

بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے متعلق فرمایا ہے کہ اس کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ اس کے معانی و مضامین ان ہر دو پہلوؤں کو حاوی ہیں کیونکہ اس کے معانی حقائق الاشیاء کی طرح کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور نہ کبھی ہوں گے۔ بلکہ حالات زمانہ کے ساتھ ساتھ خود بخود یا بعض خاص افراد کے ذریعہ سے ہمیشہ ظاہر ہوتے رہیں گے چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ قل لو کان البحر مداداً لکلمٰت ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمٰت ربی ولو جئنا بمثلہ مدداً (کہف رکوع آخر) کہ تو انہیں کہہ دے کہ اگر سب سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی بن جائیں تو وہ سمندر اس سے پہلے ختم ہو جائیں کہ میرے رب کی باتیں ختم ہوں اگرچہ ہم اتنی ہی اور سیاہی بھی لے آویں۔

قرآن کریم کا مخصوص اسلوب بیان

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ قرآن کریم میں مختلف اسالیب بیان کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ جو اس کے مضامین کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے ہیں ان کا بیان یہاں اصل مقصود نہیں البتہ ان میں سے صرف ایک اسلوب کی طرف اشارہ اس مضمون کے لئے اہم و ضروری ہے۔ اور وہ یہ کہ قرآن کریم معانی میں وسعت پیدا کرنے کیلئے بعض خاص خاص مقامات میں اصل چیز کا ذکر نہیں کرتا اور وہاں اس کے صرف بعض اوصاف یا حالات کو بیان کر کے اس کی طرف اشارہ کر دیتا ہے۔ اور پھر ان چیزوں یا مضامین کا اگر کسی خاص زمانہ کے ساتھ تعلق ہوتا ہے تو وہ زمانہ ان کو نمایاں کر دیتا ہے۔ مطلب یہ کہ ان سے ایک ہی وقت یا مختلف اوقات میں ایک سے زیادہ چیزیں مراد ہو سکتی ہیں۔ اور زمانہ خود بخود ان مضامین یا اشیاء کی تصدیق کر دیتا ہے۔ پس قرآن کریم کے ایسے مقامات میں کسی چیز کا ذکر نہیں ہوتا بلکہ اس کے بعض صفات یا حالات کا ذکر ہوتا ہے۔ کسی خاص چیز پر حصر کر لینا قرآن کریم کے منشاء کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے مقامات پر ہر وہ معنی مراد ہو سکتے ہیں جو قرآن کریم کے خلاف نہ ہوں یا سیاق و سباق کے مطابق ہوں اور پھر زمانہ ان مضامین کی تصدیق بھی کرتا ہو۔

قرآن کریم میں آخری زمانہ میں عالمگیر عذاب کا ذکر

اس تمہید کے بعد ہم سابقہ مضمون کا بقیہ حصہ یہاں دیتے ہیں جس میں یہ ذکر چل رہا تھا کہ آخری زمانہ میں ایک مامور کی بعثت کے ذریعہ سے جب اتمام حجت ہو جائے گا تو عالمگیر اور غیر معمولی عذاب آئیں گے۔ اس عذاب کی بعض صورتوں کا ذکر گذر چکا ہے۔ مزید وضاحت کے لئے قرآن کریم اس کی بعض دیگر صورتوں کا ذکر بھی کرتا ہے فرماتا ہے۔ یوم تاتی السماء بدخان مبین کہ اس زمانہ میں سخت قحط کے آثار ظاہر ہوں گے اور آتش گیر مواد اور جنگوں نیز آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹنے کی وجہ سے فضاء میں ہر طرف دھواں ہی دھواں چھا جائے گا۔ پھر فرماتا ہے۔ یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھٰذا عذاب الیم فرمایا کہ عام دھواں نہ ہوگا بلکہ یہ وہ دھواں ہوگا۔ جو عذابوں کے نتیجہ میں پیدا ہوگا۔ اس ذکر سے قرآن کریم نے اس کی دہشت دلوں میں بٹھا کر خدا تعالیٰ کی خشیت پیدا کر کے انہیں اصلاح کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان پیشگوئیوں میں سے کچھ تو اب ہمارے زمانہ میں وقوع میں آ چکی ہیں۔ اور کچھ آ رہی ہیں۔ آج ان خطرناک جنگوں کا ذکر دو لفظوں میں کیا۔ فاذا جاءت الطامۃ الکبریٰ (نازعات ع ۲) پھر فرماتا ہے یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ قرآن کریم نے اس کا نام طامۃ الکبریٰ اور بطشۃ الکبریٰ رکھا ہے یعنی وہ سخت عذاب ہوگا۔ اس کی مزید ہیبت کو یوں واضح فرماتا ہے یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس (رحمٰن) وہ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح خطرناک ہوگا۔

اور سورۃ معارج میں فرماتا ہے۔ یوم تکون السماء کالمھل فضائے آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی صورت اختیار کر لے گی ایک اور جگہ اس کے متعلق فرماتا ہے۔ اذا وقعت الواقعۃ لیس لوقعتھا کاذبۃ (واقعہ) کہ یہ قیامت خیز واقعہ ضرور ہو کر رہے گا اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

غیر معمولی آلات حرب کی طرف اشارہ

جس طرح ان زلزلوں و عذابوں و جنگوں میں پھٹنے والے بارودی اور ایٹمی اور ہائیڈروجن بموں وغیرہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اسی طرح ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے غیر معمولی آلات کا بھی ذکر نہیں چھوڑا بلکہ ان کی طرف بھی صاف صاف الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے القارعۃ ما القارعۃ وما ادراک ما القارعۃ اس میں توپ اور اس کی ہیبتناک کارگذاریوں کا ذکر کیا ہے۔ پھر فرماتا ہے خافضۃ رافعۃ وہ نیچے گرانے یا اتارنے والی اور اوپر اٹھانے یا پھینکنے والی مشین ہوگی۔ اس میں جہاں اینٹی ایئر کرافٹ گنز کا بھی ذکر ہے جو اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر بم پھینکنے والی ہیں۔ جس طرح ان الفاظ سے باطنی معنی مراد ہو سکتے ہیں کہ ایسی گھڑیاں آئیں گی جو کافروں کو نیچے گرا دیں گی اور مومنوں کو درا اوپر اٹھائیں گی۔ وہاں ایسی چیزیں و ایجادیں بھی مراد ہو سکتی ہیں۔ جو اس کا ظاہری موجب ہوں گی۔

ایک اور اہم خبر

قرآن کریم نے ایک اور اہم خبر کا بھی اظہار کیا ہے اور وہ یہ ہے جس پر ملکوں کے مواصلات۔ جنگوں۔ تجارتوں اور سیاحتوں اور مشرق و مغرب کے اتصال کا بہت کچھ دار و مدار ہے۔ فرماتا ہے۔ مرج البحرین یلتقیان بینھما برزخ لا یبغیان یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان ولہ الجوار المنشئات فی البحر کالاعلام (سورت رحمٰن) کہ دو سمندر آپس میں ملا دیئے جائیں گے۔ ٹیلوں کی مانند جہاز ان سمندروں میں چلیں گے۔ ان کی علامت یہ ہے کہ ان میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے یہ پیشگوئی نہر سویز کے ذریعہ سے دو سمندروں کے ملنے سے پوری ہو کر دنیا کے لئے انتہائی طور پر تجارت و سیاست و میل ملاپ نیز انتہائی پریشانی کا باعث بن گئی ہے۔ اسی طرح نہر پانامہ کی طرف بھی اس میں اشارہ موجود ہے جس کے ذریعہ دو سمندر ملا دیئے گئے ہیں۔

• پھر فرمایا اذا الجبال نسفت کہ اس وقت پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے۔ اور وہ ھباء منثور ہو جائیں گے۔

• فرماتا ہے ویسئلونک عن الجبال فقل ینسفھا ربی نسفاً فیذرھا قاعاً صفصفاً لا تریٰ فیھا عوجاً ولا امتاً (طٰہٰ ع ۶)

• پھر فرمایا وتکون الجبال کالعھن

المنفوش۔ پہاڑ دُھنکی ہوئی پشم کی مانند ہو جائیں گے۔ اس میں ڈائنا میٹ وغیرہ کی ایجاد کا ذکر بھی شامل ہے۔ اور توپ اور گولہ وغیرہ کا بھی۔

○ — اسی طرح توپ کی ایک اور صفت کا نام لے کر اس کی ایجاد کی طرف اشارہ کیا ہے اور وہ [illegible] ہے۔ جس کا ذکر فاذا جاءت [illegible] میں ہے (عبس) سخت آواز کے ذریعہ سے کان پھاڑنے والی۔ گو ریلوں جہازوں انجنوں کے ساتھ بھی سیٹی کی آواز ہوتی ہے مگر توپ کی آواز خاص طور پر کانوں کو پھاڑنے والی ہوتی ہے۔ اس جگہ گو توپ کے لئے الگ نام کا ذکر نہیں کیا گیا مگر اس کی اہم صفت بیان کر دی گئی ہے۔ سمندروں کے متعلق ایک اور بھی خبر دی ہے۔

○ — اور فرمایا ہے۔ واذا البحار فجرت۔ کہ سمندر خوب پھاڑے جائینگے۔ ڈبکنی کشتیوں۔ سب مرینوں اور بڑے بڑے جنگی و تجارتی جہازوں کی آمد و رفت نیز غوطہ خوری کے آلات اور سمندری تحقیق کی طرف دو نوں الفاظ میں جس عمدگی کے ساتھ اشارہ کیا ہے وہ بے نظیر ہے۔ گذشتہ جنگوں میں ڈبکنی کشتیوں کا استعمال اس کی صداقت کو ظاہر کر رہا ہے۔

الغرض ان ایجادات و اتصالات کا اثر چونکہ تمام بین الاقوامی حالات پر پڑنے والا تھا اور انقلاب عظیم کے ذریعہ سے دنیا کی کایا پلٹنے والی تھی۔ اور مذہبیات۔ اخلاقیات سیاسیات۔ مادیات۔ اقتصادیات تمدن و معاشرت و تجارت و صنعت و سیاحت غرضیکہ دنیا کے ہر حصہ میں انسانی زندگی کے جملہ شعبوں پر اثر پڑنے والے تھے۔ اس لئے قرآن کریم نے ان کے متعلق قبل از وقت خبریں دیں۔ اور بتایا کہ بالواسطہ یا بلا واسطہ یہ امور آئندہ مذہبی انقلاب کا پیش خیمہ ہیں۔ اس لئے ان ایجادات و علمی تحقیقات اور واقعات و حوادث کا ظہور جہاں اسلام و بانی اسلام علیہ السلام و مسیح موعود کی صداقت اور غلبہ اسلام کا ذریعہ و علامت ہوگا۔ وہاں وہ خدا تعالےٰ کی زندہ ہستی کا بھی نشان ہوگا۔

احادیث میں بھی اس زمانہ کے مذہبی اخلاقی سیاسی۔ تمدنی۔ علمی۔ جسمانی۔ نسلی و باہمی تعلقات مالی حالات اور مکانی و زمانی تغیرات کے متعلق بہت سی خبریں بیان کی گئی ہیں۔ اور بتایا گیا ہے کہ اسلام کے عروج کے بعد عیسائیت و دجالیت کا عروج ہوگا۔ مسلمانوں کی اندرونی اعتقادی و عملی حالت کمزور ہو جائے گی۔ شراب جؤا۔ لاٹری۔ بدکاری کی کثرت ہوگی۔ طہارت تقویٰ پاکیزگی مفقود ہوگی۔ محسنوں کی ناقدری۔ نفس پرستی خود غرضی بڑھ جائے گی۔ ایثار و قربانی مفقود ہو جائے گی۔ علمی حالت بھی تسلی بخش نہ رہے گی۔ علم حقیقی اٹھ جائے گا۔ اور جہل ترقی کر جائے گا۔ تمدن کا یہ حال ہوگا کہ ہر طرف سیاست کا عروج ہوگا۔ مال کی کثرت اور فراوانی ہوگی۔ مادیات کا غلبہ ہوگا۔ عورتوں کی عریانی عام ہوگی۔ تجارت کے لئے نئے ڈھنگ نکل آئیں گے۔ اس میں عورتیں حصہ لیں گی۔ عورتوں کی آزادی عام ہوگی۔ وہ مردوں پر حکومت کریں گی۔ جسمانی حالت اچھی نہ ہوگی۔ صحتیں خراب ہوں گی۔ وبائی امراض کا زور ہوگا۔ دابۃ الارض یعنی طاعون پڑے گی۔ مرگ مفاجاۃ ظاہر ہوگی۔ لوگوں کا دل اچانک فیل ہو جایا کریگا ناک کی بیماری زکام و انفلوائنزا ظاہر ہوگا نسلی تناسب کے لحاظ سے عورتیں مردوں سے بڑھ جائیں گی۔ اقوام کے باہمی تعلقات وسیع ہو جائیں گے۔ نئی سواریاں نکل آئیں گی۔ جو خشکی و تری پر چلیں گی۔ دخانی جہاز نکل آئیں گے۔ دجال کا گدھا چلے گا ان سواریوں سے اقوام کے تعلقات کی نوعیت بالکل مختلف ہو جائے گی۔ مالی لحاظ سے سونا چاندی کی زیادتی ہوگی۔ سود بڑھ جائے گا۔ سرمایہ داری کا غلبہ ہوگا۔ دجال کے پاس دولت جمع ہوگی۔ سیاسی لحاظ سے بھی مسلمان کمزور ہوں گے۔ ان کی حکومتیں مٹ جائیں گی۔ یاجوج ماجوج کا ظہور ہوگا۔ اس کا غلبہ و طاقت ہوگی۔ مزدوروں و غرباء کی طاقت بڑھ جائے گی۔ حکام کی کثرت ہوگی۔ [illegible] حدود ہوگا۔ زمینی تغیرات ہوں گے۔ خسف ہوگا۔ زلازل کی کثرت ہوگی۔ فلکی تغیرات رونما ہونگے سورج چاند کو رمضان کے مہینہ میں گرہن لگے گا۔ دمدار ستارہ طلوع کرے گا۔ نشری آلات اور اخبارات و رسائل و مطابع کی کثرت ہوگی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے انذار

حضرت مسیح موعودؑ نے بھی آکر ان غیر معمولی عذابوں اور علامات کی خبر دی اور بتایا کہ "اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔" (حقیقۃ الوحی)

اسی طرح فرمایا ہے

آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

اور اس کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا ہے

فضل کا پانی پلا اس آگ برسانے کے دن

یہ اسلام کی ایک خصوصیت ہے کہ وہ پرانی خبروں کو الہام کے ذریعہ مختلف رنگوں میں دہراتا اور نیز نئی خبریں دیتا رہتا ہے۔ پس اس نے ان پیشگوئیوں کو ایک نئے مامور من اللہ کے ذریعہ سے پھر دہرا کر دنیا کو بیدار و ہوشیار کر دیا اور اس پر ہر طرح حجت پوری کر دی۔ اور اب یہ جملہ امور اپنی اصل شکل میں دنیا کے سامنے آچکے اور کچھ آرہے ہیں۔

یہ جملہ امور ایک زنجیر کی طرح ہیں جن کا قبل از وقت بیان کرنا انسانی اختیارات سے باہر ہے۔ بلکہ یہ سینکڑوں سال کے انقلابات و تغیرات کے بعد ہی واقع ہو سکتے تھے۔ یہ علامات آخری زمانہ سے قبل کبھی اجتماعی طور پر وقوع میں نہیں آسکتے تھے اور نہ آئے ہیں یہ ایک کامل علامت ہے۔ اسلام و احمدیت کی حقانیت کی۔ ان علامات کا ظہور اور پیشگوئیوں کا پورا ہونا ہر سنجیدہ مزاج سچے متلاشی حق اور صاحب بصیرت کے لئے ایک روشن نشان ہے۔ اس کے ذریعہ سے اسلام کی صداقت و حقانیت کی پہچان کچھ بھی مشکل نہیں رہتی ایسی خبریں دینا صرف اس ذات کا کام ہے جو عالم الغیب ہے۔ اور جو صرف ایسے ہی لوگوں کے ذریعہ سے انہیں ظاہر کیا کرتا ہے۔ جن کا اس کے ساتھ خاص تعلق ہوتا ہے۔ اور وہ اس کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے مامور ہو کر آتے ہیں۔ دوسرے لوگ ان سے محروم رہتے ہیں۔

اسلام کی امتیازی شان

بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں بھی غیب کی باتوں کا ذکر موجود ہے جو اس زمانہ میں پوری ہوئی ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم تو اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ جن بزرگوں نے وہ باتیں بتائی تھیں وہ خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتے تھے اسی وجہ سے ہم نے انہیں سچا مان لیا ہے۔ اسیطرح اسلام کی بتائی ہوئی باتوں کے پورا ہونے پر آپ کو بھی سچا تسلیم کر لینا چاہیئے۔ اسلام کو دیگر مذاہب پر یہ فوقیت حاصل ہے کہ ہر زمانہ میں اس کے ماننے والوں میں سے ایک گروہ اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر سابقہ خبروں کے علاوہ بعض نئی خبریں بھی دیتا رہتا ہے اور یہ امر اس کی زندگی کا ثبوت ہے جیسا کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر کیا ہے

قبل ازیں اس امر کا ذکر گذر چکا ہے کہ آخری زمانہ میں ایک نبی کی بعثت ہوگی اور اسکی طرف سے روحانی بگل بجے گا۔ اس کے متعلق فرمایا ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ کہ آخری زمانہ میں ایک مامور من اللہ آئے گا۔ اسکے ذریعہ سے اسلام کو کل ادیان پر غلبہ حاصل ہوگا مخالف مذاہب اور نظاموں کی تباہی اور اس کے عروج کے سامان پیدا ہوں گے وہ سامان غیر معمولی ہونگے اور مقررہ وقت پر ظاہر ہوں گے۔ اور مختلف اطراف و اکناف عالم میں ایسی جماعتیں بھی تیار ہو جائیں گی۔ جو نئے پیدا ہونے والے ذرائع سے اسلام کے حق میں فائدہ اٹھائیں گی۔ یہ جملہ امور و پیشگوئیاں دنیا میں اب ظاہر ہو چکی ہیں اور وہ سامان بھی پیدا ہو چکے ہیں۔ اب اسلام و احمدیت کی سچائی روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے۔ اتمام حجت ہو چکا ہے۔ اب اس سے پیچھے رہنا بہت بڑی محرومی ہے ؂

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

مذہب پر یورش

روس کے مقامی ریڈیو اسٹیشنوں سے کہا گیا ہے کہ گذشتہ چند ہفتوں میں دہریت کی حمایت اور مذہب کے خلاف پروپیگنڈہ کے سلسلہ میں سمینار منعقد ہوئے۔ یہ بھی اطلاع دی گئی کہ تزاقستان میں اسلام کے خلاف ایک سمینار منعقد ہؤا۔ پسکوف ریڈیو نے اپنے سننے والوں سے کہا کہ وہ مذہب کے خلاف پروپیگنڈہ کو تیزی کے ساتھ جاری رکھیں۔ اس بارے میں بے اعتنائی سخت مذمت کے قابل ہے

پسکو ریڈیو کے نشریہ میں پارٹی اور نوجوانوں کی تنظیموں سے کہا گیا ہے کہ وہ دہریت کے پرچار کیلئے لیکچروں، جلسوں اور مذاکروں کا سلسلہ زور شور سے جاری کریں۔ شام کے جلسے منعقد کر کے لوگوں کے سوالات کے جوابات دیئے جائیں کیونکہ یہ طریقہ بہت کامیاب ثابت ہوا ہے۔ مذہب کی مخالفت کے لئے نمائش وغیرہ بھی منعقد کی جائیں تا کہ دیہات کے لوگوں پر اثر ہو

روس کو اس بات کی بالکل پروا نہیں کہ مشرق وسطی کے مسلمانوں پر اس نئے پروپیگنڈا کا کیا اثر ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ تعلقات پر ناگوار اثر پڑے اور مذہب کو ماننے والوں میں روس کے خلاف نفرت پیدا ہو جائے۔ وہ پوری قوت کے ساتھ مذہب کے خلاف پروپیگنڈا کر رہا ہے مگر دنیا کو یہ بھی دکھاتا ہے کہ روس میں شیخ الاسلام بھی ہیں مسجدوں کے امام بھی ہیں اور مذہبی درسگاہیں بھی ہیں۔

یورش کا جواب

مگر روس کی اس ہٹ دھرمی کا علاج کیا ہے؟ اگر وہاں آزادی ہوتی تو پروپیگنڈا کا جواب پروپیگنڈا سے دیا جاتا اور ایک نہیں

بقیہ صفحہ پر

ولادت تیسرا:— مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ کلکتہ کو اللہ تعالےٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ اور قاضی عبدالحمید صاحب کاتب درویش کو اللہ تعالےٰ نے تیسرا لڑکا عطا فرمایا [illegible] بچوں کے والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

سیرالیون مغربی افریقہ کے وزیر اعظم کو جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن کریم انگریزی اور سوانح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشکش

وزیر اعظم اور وزیر معدنیات و زراعت کی طرف سے جماعت احمدیہ کی دینی اور تعلیمی خدمات کا اعتراف

(از مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ انچارج فری ٹاؤن مشن)

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امیر و مبلغ انچارج جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کی ایک عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ کسی طرح سیرالیون کی نئی گورنمنٹ کے وزیر اعظم اور دیگر وزراء کو تبلیغ اسلام کرنے اور انہیں سلسلہ کے متعلق تفصیلی معلومات بہم پہنچانے کا موقعہ ملے۔ چنانچہ مکرم مولوی صاحب موصوف مشن سے متعلق بعض ضروری امور کی سر انجام دہی کے لئے مورخہ ۱۶ اکتوبر کو فری ٹاؤن آئے۔ میرے علاوہ اتفاقاً مکرم غلام نبی صاحب شاہد بھی فری ٹاؤن میں موجود تھے۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے یہ قرار پایا کہ وزیر اعظم صاحب کو قرآن کریم انگریزی اور دیگر کتب تحفۃً پیش کرنے اور انہیں ایک تبلیغی ایڈریس پیش کرنے کے لئے ان سے وقت مانگا جائے۔

چنانچہ مورخہ ۱۷ اکتوبر کو اس سلسلہ میں ہم وزیر اعظم اور آنریبل ایم۔ ایس مصطفےٰ وزیر زراعت و معدنیات اور آنریبل کانڈے بوئے وزیر آف ورکس اینڈ ہاؤسنگ سے ان کے دفاتر میں جا کر ملے اور ان کے سامنے اپنی مذکورۃ الصدر درخواست پیش کی اور ان پر واضح کیا کہ ہم جناب وزیر اعظم کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایڈریس اور قرآن کریم انگریزی اور لائف آف محمد تحفۃً پیش کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ وزیر اعظم نے ہماری تجویز کو نہ صرف منظور فرمایا۔ بلکہ خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور اگلے دن دس بجے ان کے دفتر میں دیگر وزراء کی موجودگی میں یہ تقریب عمل میں آنی قرار پائی۔ وزیر زراعت و معدنیات آنریبل مصطفےٰ نے جو کہ ایک جوشیلے مسلمان لیڈر ہیں۔ اسی وقت مختلف اخبارات، پریس کے نمائندگان اور پبلک ریلیشنز آفیسرز کو بذریعہ فون اس تقریب کی نوعیت اور اہمیت اور وقت وغیرہ سے اطلاع کر دی۔

اگلے دن مورخہ ۱۸ اکتوبر کو ہم مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج کی قیادت میں مقررہ وقت پر وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر ایم۔ اے۔ ایس مارگائے کے دفتر میں پہنچ گئے۔ جہاں خود ان کے علاوہ ان کے نائب وزیر زراعت و معدنیات، وزیر مواصلات اور ورکس بھی موجود تھے علاوہ ازیں پارلیمنٹری حزب مخالف کے لیڈر آنریبل مسٹر محمود احمد صاحب بھی خاص دعوت پر وہاں آئے ہوئے تھے۔ نیز دفاتر کے عملہ میں سے چیدہ چیدہ لوگوں کے علاوہ پریس فوٹوگرافرز اور پبلک ریلیشنز آفس اور سیکرٹریٹ کے کل اخبارات کے نمائندگان بھی موجود تھے۔ جنہوں نے تقریب شروع ہونے سے پہلے ہمارا انٹرویو لیا۔

سوا دس بجے کے قریب تقریب شروع ہوئی سب سے پہلے آنریبل ایم۔ ایس مصطفےٰ وزیر زراعت و معدنیات نے ہمارا اور ہمارے مشن کا تفصیلی تعارف کراتے ہوئے اس تقریب کا افتتاح کیا آپ نے فرمایا:۔

"یہ وہ نوجوان ہیں جنہوں نے اس خطہ سیرالیون میں اسلامی نور کی شعاعوں کو تیز تر کر کے ہمیں جگا دیا ہے۔ یہ لوگ تقریباً عرصہ ۳۰ سال سے مصائب و مشکلات برداشت کرتے ہوئے اس ملک کی دینی اور تعلیمی حالت کو بہتر بنانے میں مشغول ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ پھر یہ امر بھی قابل قدر و ستائش ہے کہ ان نوجوان مشنریوں کی انتھک خدمات صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں اور انہیں تک محدود نہیں بلکہ یہ لوگ ہر ایک کا بھلا چاہتے اور خدمت خلق کا جذبہ ان کے ہر کام اور سکیم میں نمایاں نظر آتا ہے۔ تعلیمی لحاظ سے ملک کے سینکڑوں بچے ان کے سکولوں میں پڑھ کر اور ان کے زیر تربیت رہ کر بہترین شہری بن چکے ہیں اور ملک کے ہر شعبہ اور محکمہ میں پائے جاتے ہیں۔"

آپ نے وزیر اعظم کو مخاطب کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

احمدیہ جماعت کے مشن دنیا کے تمام ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ اور ہر جگہ ان کے فیض سے ہزاروں لوگ مستفید ہو رہے ہیں میں ان کے یورپین مشنوں کو جانتا ہوں اور بعض میں خود بھی گیا ہوں اور لنڈن کے سب اسلامی سینٹروں میں میں نے لیکچر دیئے ہیں۔ اس جماعت کی لنڈن مسجد میں مجھے دو تین دفعہ لیکچر دینے کے لئے بھی بلایا گیا اور اس طرح مجھے ان کا قابل قدر کام لنڈن میں اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کرنے کا موقع ملا ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ گو میں ہائی سکول آف تھاٹ کا مسلمان ہوں احمدی نہیں ہوں۔ مگر ان احمدی مبلغین کی مساعی کو دیکھ کر اور ان کی بے لوث قربانیوں کی وجہ سے ہمیشہ ان کا مداح رہا ہوں۔ اور جس رنگ میں بھی میں ان کے اس مقدس کام میں ان کا ہاتھ بٹا سکتا ہوں بٹاتا رہا ہوں۔ افسوس ہے مسلمانانِ سیرالیون کے اس سیکشن پر جو ابھی تک ان لوگوں کی پہچان نہیں کر سکے اور ان کے راستہ میں روڑے اٹکاتے ہیں؟

پس یہ امر میرے لئے بھی کم خوشی اور فخر کا موجب نہیں ہے کہ یہ لوگ آج آپ کی خدمت میں اللہ تعالےٰ کا مقدس پیغام قرآن کریم اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو اور زیادہ اس ملک کی ترقی اور بہتری کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"۔

بعد ازاں مکرم و محترم جناب مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر ایم۔ اے۔ ایس مارگائے کی خدمت میں مندرجہ ذیل ایڈریس پیش فرمایا۔

آپ نے انہیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں آپ کی خدمت میں جماعت احمدیہ اور دیگر مسلمانان سیرالیون کی طرف سے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے یوم پیدائش کی خوشی میں آنمکرم کی گذشتہ الیکشنوں میں شاندار کامیابی کے سلسلہ میں قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے تازہ ایڈیشن کا ایک نسخہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات کا ایک نسخہ بطور تحفہ پیش کرتا ہوں۔

آپ نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم دنیا کے تمام مسلمانوں کی واحد مسلمہ الہامی کتاب ہے اور حال ہی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے اس کا متعدد زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اب تک انگریزی، جرمنی، ڈچ اور سواحیلی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ہو چکے ہیں۔ جہاں تک سیرالیون کا تعلق ہے۔ آپ کے لئے یہ امر خوشی کا باعث ہوگا کہ احمدیہ مشن سیرالیون نے بو شہر میں اب ایک نیا پریس قائم کیا ہے۔ ایک پرنٹنگ مشین تمام ضروری سامان کے ساتھ آ چکی ہے اور ایک اور عنقریب آنے والی ہے۔ اور انشاء اللہ العزیز جلد ہی ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ اس ملک کے لئے انگریزی کے علاوہ عربی۔ مینڈے اور ٹمنی میں بھی مفید لٹریچر مہیا کر سکیں۔ قرآن کریم کے مینڈے زبان میں ترجمہ کی بھی تیاری کی جا رہی ہے۔ اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جبکہ ہم اس مقدس الٰہی صحیفہ کا مینڈے ترجمہ بھی آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ سیرالیون کے پہلے وزیر اعظم ہیں۔ اور آپ کی یہ عزت افزائی یقیناً خدا تعالےٰ کی طرف سے آپ پر بے انتہا مہربانی اور احسان ہے۔ لہذا میں بادب آپ کو اس امر کی طرف متوجہ کرنا اپنا فرض خیال کرتا ہوں کہ ان ذمہ داریوں کے پیش نظر جو کہ اب آپ کے کندھے پر رکھی گئیں ہیں۔ آپ خدا تعالےٰ کی راہنمائی اور مدد کے دوسروں سے بہت زیادہ محتاج ہیں۔

لہذا میں آپ سے مؤدبانہ عرض کرتا ہوں کہ آپ وقتاً فوقتاً ضرور قرآن کریم کا مطالعہ کرتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو برکت دے گا گو آپ مذہباً عیسائی ہیں مگر آپ کا عیسائی ہونا آپ کو خدا تعالےٰ کی اس مقدس کتاب کی برکات اور راہنمائی سے محروم نہیں کر سکتا۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے مولوی صاحب موصوف نے مزید فرمایا کہ اس وقت آنمکرم ملک کے سب سے بڑے لیڈر ہیں۔ اس لئے موجودہ وقت میں آپ نہ صرف عیسائیوں کے لئے بلکہ مسلمانوں اور دوسروں کے لئے بھی قائد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ... آپ ... ہیں کہ درحقیقت آپ کی پارٹی ... اکثر و بیشتر حامی اور مددگار مسلمان ہی تھے۔ اور دوسری سیاسی پارٹیوں پر آپ کی موجودہ فتح بیرونی

دنیا میں مسلمانوں کی نیچ ہی خیال کی گئی ہے۔ چنانچہ مغربی افریقہ کے مشہور و معروف رسالہ ڈرم کے تازہ ترین پرچہ میں سیرالیون میں الیکشنوں کا نتیجہ ان موٹی سرخیوں کے ساتھ شائع ہوا ہے:-

"سیرالیون کے مسلمانوں کی حالیہ الیکشنوں میں نمایاں فتوحات"

یہ ہیڈنگ مسلمانوں کے لئے خوشکن شگون ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ کی مہربانی سے حکومت کبھی بھی اپنی مسلمان رعایا کو ان کی تعداد اور حقوق کے مطابق مذہبی، دنیوی اور اخلاقی مدد دینے میں کوتاہی نہیں کرے گی۔

بالآخر خاکسار آپ کا جماعت احمدیہ سے مختصر تعارف کرانا چاہتا ہے اور ذیل کے چند الفاظ احمدیہ موومنٹ کے متعلق معلومات پر مشتمل ہیں۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے حکم سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں قادیان ہندوستان میں رکھی۔ آپ نے مسلمانوں کے لئے بحیثیت امام مہدی اور دیگر تمام اقوام کے لئے بحیثیت مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ آپ کی جماعت اب تک باوجود نہایت ناموافق حالات کے غیر معمولی ترقی کر چکی ہے۔ اور آپ کے ماننے والے دنیا کے ہر حصہ میں پائے جاتے ہیں۔ اس جماعت کا لائحہ عمل اور مذہب اسلام ہے۔ جس کی تمام عالم میں تبلیغ و اشاعت اس نے اپنے اوپر بطور فرض کے عاید کر رکھی ہے۔

جماعت کا موجودہ عالمی مرکز ربوہ پاکستان میں ہے اور جماعت کے موجودہ امام و لیڈر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی قابل راہنمائی میں اب اس کے باقاعدہ اور مضبوط مشن ایشیاء۔ یورپ۔ مشرق وسطیٰ، مشرق بعید، امریکہ، افریقہ وغیرہ تمام ممالک میں قائم ہو چکے ہیں۔

صرف مغربی افریقہ ہی میں اس جماعت کے افراد اسی ہزار سے زائد ہیں۔ اور اس کے علاوہ سینکڑوں مسجدیں، مشن ہاؤس اور مسلم سکول کامیابی سے چل رہے ہیں جہاں پاکستانی اور افریقن مسلم مبلغوں اور ٹیچروں کے ذریعہ ہزاروں بچوں کو دینی تعلیم کے علاوہ ہر قسم کے علوم کی تعلیم و تربیت دی جاتی ہے تاکہ آئندہ افریقہ کے مہذب شہری بن سکیں۔

مغربی افریقہ کے احمدیہ مشنوں میں سے سیرالیون احمدیہ مشن نسبتاً دیگر مشنوں سے چھوٹا ہے۔ اس کی بنیاد الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی مرحوم نے ۱۹۳۷ء میں رکھی تھی۔ جو کہ سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے پہلے باقاعدہ اور مستقل مبلغ تھے۔ اس ملک میں ہمارا مرکز بو (BO) میں ہے اور جماعت کے پانچ پاکستانی مبلغین کے علاوہ کئی افریقن کارکن سالہا سال سے اس کار عظیم میں مشغول ہیں۔ یہ مشن آجکل ایک پندرہ روزہ اخبار، ایک پبلک لائبریری اور دارالمطالعہ اور ایک اسلامی بک شاپ بو میں چلا رہا ہے۔ اس وقت تمام سیرالیون میں اس مشن کی اکتیس مساجد اور تین گورنمنٹ گرانٹڈ سکول ہیں۔ اور احمدی ممبران کی تعداد تقریباً تین ہزار ہے۔ اور اس تعداد میں صرف وہ شامل ہیں جن کا باقاعدہ اپنے مرکز سے مستقل تعلق ہے۔ مختصر یہ کہ جماعت احمدیہ یہاں خدا کے فضل سے نہایت سرعت سے ترقی کر رہی ہے۔ اور سیرالیون کی پبلک کے ہر طبقہ حتیٰ کہ بچوں کی بھی ترقی و تعلیم میں ہمہ تن مشغول ہے۔

جب مکرم امیر صاحب تمام ایڈریس پیش کر چکے تو وزیر اعظم صاحب اور تمام حاضرین کھڑے ہو گئے۔ اور نہایت ادب سے وزیر اعظم کی خدمت میں قرآن کریم انگریزی جو کہ ایک نہایت خوبصورت غلاف میں ملفوف تھا۔ اور لائف آف محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیش کی۔ جس کو وزیر اعظم نے بھی ویسے ہی ادب اور شکریہ کے جذبہ سے قبول فرمایا۔

اس کے بعد وزیر اعظم نے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ "میرے لئے یہ خوشی اور عزت کا مقام ہے کہ آج مجھے جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن کریم انگریزی اور لائف آف محمدؐ جیسے بیش قیمت اور نادر تحائف پیش کئے جا رہے ہیں۔

پس یہ امر میرے لئے یقیناً باعث فخر اور عزت افزائی ہے۔ اب میں اس کا ضرور مطالعہ کروں گا تاکہ اس کی سچائی کو سمجھتے ہوئے اس کی تعلیم سے فائدہ اٹھا سکوں۔

آپ نے مزید فرمایا کہ گو بچپن میں عیسائی سکول میں ٹریننگ لینے کی وجہ سے میں آج مذہباً عیسائی ہوں۔ مگر مجھے دوسرے مذاہب کی خوبیوں کی قدر کرنا آتا ہے۔ اور میں یہ خوب سمجھتا ہوں کہ یہ کس قدر ضروری ہے۔ مجھے بچپن سے ہی اسلام سے کافی دلچسپی رہی ہے۔ اور اب تک میں اسلامی اور یورپین دونوں قسم کے لباس استعمال کرتا ہوں۔ میرے خاندان کے کئی افراد مسلمان ہیں۔ حتیٰ کہ میرے چچا بھی مسلمان تھے اور ان میں اور میرے باپ میں ہمیشہ یہ کشمکش جاری رہتی تھی۔ باپ عیسائی ہونے کی وجہ سے مجھے عیسائی لباس پہنا کر دیتے اور عیسائی تہذیب و آداب کی تلقین کرتے رہتے تھے اور جب میں چچا کے گھر جاتا۔ تو وہ مجھے اسلامی لباس پہنا کر باقاعدہ مسجد لے جاتے تھے۔

جب میں "بو" شہر میں مستقل طور پر مقیم تھا تو میں احمدی مبلغین کا بہت قریبی ہمسایہ تھا کیونکہ میرا مکان اور عبادت گاہ احمدیہ مشن کے بالکل قریب تھی۔ مجھے احمدیہ مشن میں بھی ان دنوں بطور ڈاکٹر کئی دفعہ جانے کا اتفاق ہوا تھا۔

"میں احمدیہ مشن اور ان مبلغین کی مساعی قربانیوں اور سادہ طرز رہائش سے بہت متاثر ہوں۔ مبلغین کو وہ اسباب و سامان اور آسانیاں میسر نہیں ہیں جو کہ اس ملک کے دوسرے مشنوں کو ہیں مگر پھر بھی احمدی مبلغین ہمہ تن اس ملک کی دینی اور تعلیمی بہبودی میں منہمک نظر آتے ہیں۔"

میں آپ کے سکولوں سے بھی اچھی طرح آشنا ہوں اور ایک مرتبہ مجھے بطور میڈیکل آفیسر روکوپر میں آپ کے سکول کے معائنہ کا بھی موقعہ ملا تھا۔ اور جس طرز اسلوب سے وہاں بچوں کو انگریزی اور عربی کے سبق دیئے جاتے تھے۔ اس سے میں آج تک متاثر ہوں اور سکول کی مذہبی اور اخلاقی خاموش فضا کا نقشہ بھی آج تک میرے ذہن میں موجود ہے۔ میں یہ جانتا ہوں کہ بطور وزیر اعظم میں عیسائیوں اور مسلمانوں سب کا لیڈر ہوں اور اپنی اپنی مشکلات کی دوری کے لئے اور ترقی کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سب کی نظریں یکساں طور پر میری اور میری گورنمنٹ کی طرف اٹھتی ہیں۔ پس میں آج مسلمانوں بلکہ ہر مذہب و فرقہ کے پیروؤں کو یقین دلاتا ہوں کہ جو لوگ ہم سے ہر لحاظ سے یکسانی اور مساوی سلوک کی امید رکھتے ہیں۔ وہ یقیناً حق پر ہیں اور وہ سب میری گورنمنٹ کو اپنی امیدوں کے مطابق ہی پائیں گے اور میری حکومت ہر مذہب اور فرقہ کو آزادی سے اپنے اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اپنے تعلیمی پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے میں ہر ممکن مدد دے گی۔ اور کسی سے جانبدارانہ سلوک نہیں ہوگا۔

حزب مخالف کے لیڈر آنریبل محمود احمد صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا "تحمل و رواداری خواہ وہ مذہبی یا سیاسی ہو یا سوشل نہ صرف اچھی چیز ہے۔ بلکہ ملک کی ترقی اور امن و صلح اور باہمی تعاون و اتفاق کے قیام کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔ ہماری سیاسی امور میں رواداری اور فراخدلی کی زندہ مثال اس وقت آپ کے سامنے موجود ہے۔ لیجسلیٹو کونسل چیمبر میں ہم اور آنریبل محمود احمد اور ان کے تمام ریڈرز خواہ ایک دوسرے کی کتنی بھی مخالفت کریں اور کتنی ہی گرمجوشی کے ساتھ ایک دوسرے پر نکتہ چینی کریں۔ چیمبر سے باہر نکل کر ہم میں پھر وہی دوستانہ تعلقات اور بے تکلفی نمایاں ہو کر اپنا رنگ دکھانے لگتی ہے۔ چنانچہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میرے دوستانہ اور بے تکلفانہ طور پر بلانے پر میرے پارلیمنٹری حزب مخالف کے لیڈر آنریبل محمود احمد صاحب میرے دفتر میں تشریف لائے ہوئے ہیں اور اس وقت اس تقریب میں بھی موجود ہیں۔

آخر میں آپ نے ایک دفعہ پھر فرمایا کہ میں آپ کے تحفہ اور عزت افزائی کا تہہ دل سے شکرگذار ہوں اور نہایت خوشی اور ادب سے ہمیں اپنے دفتر سے الوداع کیا اور اس طرح یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس موقعہ پر پریس فوٹوگرافرز نے فوٹو لئے۔ چنانچہ یہاں کے مشہور اخبار "ڈیلی میل" نے صفحہ اول پر کارروائی کے خلاصہ کے ساتھ یہ فوٹو شائع کیا۔ اس کے علاوہ پبلک ریلیشنز آفس کے نمائندہ نے مکرم امیر صاحب کے ایڈریس کا خلاصہ ریڈیو سے نشر کیا جس کی وجہ سے پبلک پر اس کا بہت اثر ہوا۔ اور کئی لوگوں نے بالمشافہ مل کر مبارکباد دی۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سیرالیون مشن کی مشکلات دور کرے۔ اور کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

مذہب پر یورش

بقیہ صفحہ ۶

درجنوں سیمینار منعقد کر دئے جاتے۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ روس مذہب کے خلاف یکطرفہ کارروائی کر رہا ہے اور مذہب کے حامیوں کو یہ بھی اجازت نہیں کہ اس کے پروپیگنڈا کا منہ توڑ جواب دے سکیں۔ پھر علاج کیا ہو؟ ہمارے نزدیک اس کا ایک علاج تو یہ ہے کہ ایشیائی حکومتیں روس سے درخواست کریں کہ وہ مذہب کے معاملہ میں غیر جانبداری اختیار کرے اور ایک فریق بن کر مذہب کے خلاف پروپیگنڈا کو بالکل بند کر دے۔ دیکھنا تو چاہیے کہ آخر اس درخواست کا کیا جواب آتا ہے۔ اگر روس اس بات کو نہ مانے تو پھر دوسرا علاج یہ ہے کہ وہ مذہبی لوگوں کو جواب دینے کی اجازت دے۔ اگر روس کے کسی ریڈیو سے مذہب کے خلاف پروپیگنڈا ہوتا ہے تو اسی سے لوگوں کو جواب دینے کی اجازت ہو۔ اگر وہ مذہب کے خلاف سیمینار منعقد کرتا ہے تو جوابی سیمینار کے لئے بھی علماء کو اختیار ہونا چاہیئے۔ اگر روسی انسائیکلوپیڈیا میں اسلام۔ قرآن اور پیغمبر اسلام کے خلاف آرٹیکل شائع ہوتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہاں کے علماء اسلام ان کا جواب نہ دیں اور اس کے لئے انہیں آزادی نہ ملے۔ کیا ایشیائی حکومتیں روس سے ان باتوں کیلئے خط و کتابت نہیں کر سکتیں؟ اگر ان میں یہ ہمت نہیں تو انہیں روس کے جوتے کھانے کیلئے تیار رہنا چاہیئے! (بشکریہ الجمعیۃ دہلی)

فہرست وعدہ کنندگان جماعت قادیان چندہ تحریک جدید دفتر اول سال ۲۴

مندرجہ ذیل احباب نے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا اعلان سنتے ہی اپنا وعدہ دفتر وکیل المال تحریک جدید میں نوٹ کرایا۔

۱- محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ۲۰۴/-
۲- مکرم بابا فدا بخش صاحب خنوالہ ۳۱-۵
۳- " فخر الدین صاحب مالاباری ۱۶/-
۴- " ڈاکٹر عطر الدین صاحب ۷۵-۵
۵- " ملک صلاح الدین صاحب ۵۰-۸
۶- محترمہ اہلیہ صاحبہ " " ۵۰-۱۰
۷- " والدہ صاحبہ " " ۷۵-۹
۸- " ہمشیرہ صاحبہ " " ۰۰-۱۰
۹- مکرم عبد العظیم صاحب جلد ساز ۵۰-۱۱
۱۰- " منشی عطاء الرحمن صاحب ۴۴-۶
۱۱- محترمہ والدہ صاحبہ " " ۴۴-۶
۱۲- مکرم والد صاحب " " ۴۴-۶
۱۳- محترمہ اہلیہ صاحبہ مرحومہ " " ۴۴-۶
۱۴- مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب ۰۰-۶۲
۱۵ " مولوی عبد القادر صاحب ۲۵-۵
۱۶ " مرزا ظہیر الدین صاحب ۱۲-۵
۱۷- " عبد الکریم صاحب ناصر آبادی ۵۶-۵
۱۸- " مستری محمد دین صاحب ۶۹-۲۲
۱۹- " شیخ محمد صاحب گجراتی ۰۰-۱۱

۲۰- مکرم بابا بھاگ صاحب قادیانی ۰۰-۶
۲۱- " مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ۰۰-۷۶
۲۲- " نواب خان صاحب گجراتی ۰۰-۶
۲۳- " بھائی اللہ دین صاحب ۰۰-۲۴
۲۴- " اہلیہ صاحبہ " ۷۵-۷
۲۵- " دفعدار محمد عبد اللہ صاحب ۸۱-۸
۲۶- " حاجی فضل محمد صاحب کپورتھلوی ۳۱-۶
۲۷ " محمد عبد اللہ صاحب چوہدری معہ اہل و عیال ۱۰٪ اضافہ سے ۰۰-۲۴
۲۸- " عبد الرحیم صاحب سندھی ۵۰-۸
۲۹- " ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ۱۰٪ اضافہ ۰۰،۳۱
۳۰ " حضرت حاجی محمد دین صاحب ۰۰،۴۳
۳۱- " اہلیہ صاحبہ " ۰۰،۱۱
۳۲- " محمد ابراہیم صاحب غالب ۳۱،۱۵
۳۳- " محمود احمد صاحب عارف ۰۰،۱۳
۳۴- " خورشید بیگم اہلیہ ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب ۳،۵
۳۵- " ربیعہ خانم صاحبہ اہلیہ مستری ہدایت اللہ صاحب ۷۵،۶
۳۶- " والدہ صاحب مرحوم ربیعہ خانم صاحبہ ۳۷،۵
۳۷- " لڑکی مرحومہ " " ۳۷،۵
۳۸- " شیخ غلام جیلانی صاحب ۰۰،۲۵۷

۶- مکرم چوہدری عبد القادر صاحب ۰۰،۱۵
۷- اہلیہ صاحبہ " " ۰۰،۶
۸- " بشیر احمد صاحب حافظ آبادی ۰۰،۵
۹- اہلیہ صاحبہ " ۵۰،۵
۱۰- بچگان " ۰۰،۱
۱۱- " غلام قادر صاحب ۱۲،۶
۱۲ اہلیہ صاحبہ " ۶۲،۶
۱۳- بچگان ۸۸/-
۱۴ " سعید احمد صاحب موداہا ۱۲،۵
۱۵- " بابا عطا محمد صاحب ۲۵،۶
۱۶- اہلیہ عبد العظیم صاحب جلد ساز ۵۰،۵
۱۷- بچگان " " ۲۵،۵
۱۸- " مطیع الرحمن صاحب ابن قریشی عطاء الرحمن صاحب ۲۵،۵
۱۹- امۃ العزیز صاحبہ بنت " ۲۵،۵
۲۰- اہلیہ صاحبہ مولوی عبد القادر صاحب ۶۲،۵
۲۱- اہلیہ صاحبہ اول مرزا ظہیر الدین صاحب ۰۰،۱۵
۲۲- " " ثانی " " ۱۲،۵
۲۳- بچگان " " ۱۲،۶
۲۴- مکرم یونس احمد صاحب اسلم ۰۶،۶
۲۵ اہلیہ صاحبہ " ۳۷،۵
۲۶- بچگان " ۰۰،۱
۲۷- مکرم محمد شریف صاحب گجراتی ۲۵،۵
۲۸- اہلیہ صاحبہ " " ۰۰،۵
۲۹- " فضل الٰہی صاحب گجراتی ۳۱،۵
۳۰- اہلیہ صاحبہ " " ۶،۳
۳۱- " بابا اللہ دتا صاحب ۵۶،۵
۳۲- " منظور احمد صاحب ناصر آبادی ۰۰،۲۵
۳۳- " ولی محمد صاحب گجراتی ۸۸،۲۶
۳۴- اہلیہ صاحبہ " ۳۱،۵
۳۵- " نذیر احمد صاحب ننگلی ۶۲،۵
۳۶- " غلام ربانی صاحب ۵۰،۱۵
۳۷- اہلیہ صاحبہ و بچگان " ۵۰،۱۱
۳۸- " چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ۵۰،۵
۳۹- اہلیہ صاحبہ مرحومہ " ۲۵،۵
۴۰- اہلیہ صاحبہ ثانی " " ۳۷،۵
۴۱- صادقہ بیگم صاحبہ بنت " " ۱۲،۵
۴۲- راشدہ زرینہ صاحبہ بنت " ۷۵،۲
۴۳- " عبد السلام صاحب ۴۴،۵
۴۴- اہلیہ صاحبہ " ۴۴،۵
۴۵- مکرم منظور احمد صاحب چیمہ ۴۴،۶
۴۶- اہلیہ صاحبہ " ۳۱،۵
۴۷- " گیانی عبد اللطیف صاحب ۲۵،۶
۴۸- اہلیہ صاحبہ " " ۸۸،۲
۴۹- عبد الحفیظ صاحب ابن " ۰۰،۱
۵۰- " سید منظور احمد صاحب عاقل ۰۰،۶۲
۵۱- اہلیہ صاحبہ " ۰۰،۵
۵۲- " بشیر احمد صاحب کالا افغاناں ۷۵،۵
۵۳- اہلیہ صاحبہ " " ۰۶،۲
۵۴- بچہ " " [illegible]

۵۵- مرزا [illegible] صاحب ۱۲،۷
۵۶ مکرم چوہدری محمد احمد صاحب ۰۶،۷
۵۷ " حمید اللہ صاحب کشمیری ۰۰،۵
۵۸ " عطاء الرحمن صاحب عباسی ۰۶،۷
۵۹ " اہلیہ صاحبہ " " ۰۰،۵
۶۰ " شیر احمد خان صاحب ۰۰،۵
۶۱ اہلیہ مستری محمد دین صاحب ۸۸،۵
۶۲ حمید الدین صاحب ابن " ۲۵،۵
۶۳ بچگان " ۱۲،۲
۶۴ " مولوی برکت علی صاحب ۰۰،۲۳
۶۵ " عبد الرحمن صاحب فیاض ۷۵،۵
۶۶ " اہلیہ " " ۸۸،۵
۶۷ " ملک نذیر احمد صاحب پشاوری ۵۰،۸
۶۸ " اہلیہ صاحبہ " " ۵۰،۶
۶۹ " بچگان " " ۰۰،۵
۷۰ " علی محمد صاحب ننگلی ۹۴،۶
۷۱- " محمد یوسف صاحب گجراتی ۰۰،۶
۷۲- اہلیہ صاحبہ " ۰۰،۶
۷۳- اہلیہ صاحبہ فتح محمد صاحب گجراتی ۵۶،۵
۷۴- " عبد الغفور صاحب اضافہ ۱۰٪ ۱۹،۹
۷۵- " بابا جان محمد صاحب ۳۷،۹
۷۶ " عبد الرشید صاحب نیاز ۱۹،۵
۷۷ اہلیہ صاحبہ " ۰۶،۵
۷۸ " فضل الرحمن صاحب ۸۱،۵
۷۹ اہلیہ صاحبہ " ۹۴،۵
۸۰ بچگان " ۰۰،۴
۸۱ " چوہدری عبد الحق صاحب ۶۹،۱۲
۸۲ اہلیہ صاحبہ " " ۵۰،۵
۸۳ " محمد صادق صاحب عارف ۰۰،۵
۸۴ اہلیہ صاحبہ " ۰۰،۵
۸۵ بچگان " ۰۰،۱
۸۶ " والدین حاجی محمد دین صاحب ۱۲،۱۰
۸۷ " والدہ صاحب گیانی بشیر احمد صاحب ناصر ۰۰،۵
۸۸ اہلیہ صاحبہ " ۰۰،۵
۸۹ " محمد حنیف صاحب ۰۰،۵
۹۰ اہلیہ صاحبہ " ۰۰،۵
۹۱ بچگان " ۰۰،۵
۹۲ " مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی ۰۰،۱۵
۹۳ اہلیہ صاحبہ " " ۵۰،۵
۹۴ بچگان " " ۲۵،۵
۹۵- " بشیر احمد صاحب خادم ۵۰،۶
۹۶ " مرزا بشیر احمد صاحب ۶۲،۱۰
۹۷ اہلیہ صاحبہ " ۶۲،۵
۹۸ " ماسٹر نشارہ احمد صاحب ۱۲،۰
۹۹ بچگان " ۰۰،۱
۱۰۰ " شجاعت علی صاحب ۴۱،۶
۱۰۱ اہلیہ صاحبہ " ۱۲،۵
۱۰۲ " مولوی عطاء اللہ صاحب اضافہ ۱۰٪ ۰۰،۱۱
۱۰۳ " نذیر احمد صاحب شاد ۰۶،۸
۱۰۴ اہلیہ صاحبہ " ۵۰،۵
۱۰۵ بچہ " ۰۰،۱
۱۰۶ " مولوی محمد یوسف صاحب ۰۰،۵
۱۰۷ " چوہدری سعید احمد صاحب ۱۰٪ اضافہ کے ساتھ ۰۰،۵۵

(بقیہ صفحہ ۱ کالم ۳ و ۴)

دفتر اول کے وہ مجاہدین جنہوں نے اپنا وعدہ نقد ادا کر دیا

۱- محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ ۵۰/۵۵
۲- مکرم عبد القادر صاحب اعوان ۱۰٪ اضافہ سے ۵۶/۱۱
۳- حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی ۱۰٪ اضافہ سے ۱۱/-
۴- " عنایت احمد صاحب ہاشمی ۳۱/۶
۵- " بابا محمد دین صاحب ۲۵/۸
۶- " فضل الٰہی خان صاحب ۳۷/۶
۷- " امیر احمد صاحب مؤذن ۵/-
۸- " سراج دین صاحب مؤذن ۴۳/۷
۹ " اہلیہ صاحبہ " " ۲۷/۵
۱۰- " مولوی محمد حنیف صاحب فاضل لقاپوری ۱۰٪ اضافہ کے ساتھ ۱۴/-
۱۱- مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل ۲۵٪ اضافہ کے ساتھ ۲۴/-
۱۲- " افتخار احمد صاحب اشرف ۱۰٪ اضافہ کے ساتھ ۹۱/۱۹
۱۳ " بھائی شیر محمد صاحب ۲۵/۱۱
۱۴ " مرزا محمد اسحاق صاحب ۱۰٪ اضافہ کے ساتھ ۳۳/-
۱۵- " اہلیہ صاحبہ " " ۱۱/-
۱۶- " قریشی فضل حق صاحب ۳۱/۵
۱۷- " بابا صدر دین صاحب ۵۰/۸

دفتر دوم کے وہ مجاہدین جنہوں نے اپنا وعدہ نقد ادا کر دیا

۱- مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب چنیوٹی ۱۹/۸
۲- " ملک خیر الدین صاحب ۸۱/۵
۳- " اہلیہ صاحبہ ممتاز احمد صاحب ہاشمی ۱۲/۵
۴- " میاں محمد اسمٰعیل صاحب ۸۱/۱۵
۵- " بابا فضل احمد صاحب گھٹیالیاں ۱۰٪ اضافہ کے ساتھ ۳۱/۱۰
۶- " بابا اللہ بخش صاحب ۱۰٪ اضافہ کے ساتھ ۶۲/۱۱
۷- مکرم بابا شیخ احمد صاحب ۶/-
۸- اہلیہ صاحبہ مولوی محمد حنیف صاحب فاضل لقاپوری ۶/-
۹- اہلیہ مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل ۶/-
۱۰- بچگان " " ۵/-
۱۱ مکرم حافظ عبد الرحمن صاحب ننگلی ۶۹/۵
۱۲ " مستری عبد الغفور صاحب ۶۲/۵

فہرست وعدہ کنندگان جماعت قادیان چندہ تحریک جدید دفتر دوم سال ۱۴

۱- صاحبزادی امۃ العلیم بیگم صاحبہ بنت مرزا وسیم احمد صاحب ۲۵/۱۵
۲- صاحبزادی امۃ الکریم صاحبہ " " ۰۶-۵
۳- مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ۰۰،۳۸
۴- اہلیہ فخر الدین صاحب مالاباری ۷۵،۶
۵- بچگان " " ۰۰،۱

اسلام ــــ صلح و سلامتی کا پیغام

(بقیہ صفحہ ۱)

عربی ہو یا عجمی، تقویٰ کے بغیر ہیچ محض ہے۔
ممکن ہے کوئی کہہ دے کہ یہ تعلیم تو واقعی بڑی شاندار ہے لیکن پیاری وعظ کی طرح ناقابل عمل ہے۔ سو یاد رہے کہ نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ کیونکہ بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب کو اپنے ایک آزاد کردہ غلام زید سے بیاہ کر دنیا کے سامنے عملی نمونہ بھی پیش کر دیا ہے گویا شاہی خاندان کی ایک شہزادی ایک عام مسلمان شہری کے حبالہ عقد میں دیدی گئی۔ اور اس طرح اس وقت جبکہ انسانی مساوات دم توڑ چکی تھی اسلام اور بانیٔ اسلام کے طفیل اس مردے میں جان پڑ گئی۔ اور ایک دفعہ پھر "الحر بالحر والعبد بالعبد والانثیٰ بالانثیٰ والحرمات قصاص" میں بیان شدہ سچائی نے تازہ جنم لیا۔ اس آیت کریمہ میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ اپنے اپنے دائرے میں تمام آزاد، تمام غلام اور تمام عورتیں برابر ہیں۔ اور تمام حرمتیں مساوی درجہ رکھتی ہیں۔

ــــ (۳) ــــ

عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک شخص بڑی سے بڑی مصیبت سہ لیتا ہے۔ مگر جذبات و احساسات کی پامالی گوارا نہیں کرتا۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے۔

جراحات السنان لھا التیام
ولا یلتام ما جرح اللسان

یعنی نیزوں کے زخم تو بھر جاتے ہیں مگر زبان کے گھاؤ نہیں بھرتے۔ کیونکہ نیزے تو قلب و جگر کو چھیدتے ہیں مگر نوک زبان انسان کے پندار کو مجروح کرتی ہے۔ جس کے لئے مرہم عیسے بھی بیکار ہے۔

اکثر اوقات طنزیہ گفتگو اور طعن و تشنیع کے نشتر سیف و سنان سے بڑھ کر سفاک اور غارت گر ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس انداز گفتگو سے نازک احساسات پر کاری ضرب لگتی ہے۔

اسلام نے اس ضمن میں بے انتہا وسعت حوصلہ اور ضبط و نظم کی تعلیم دی ہے۔ باوجودیکہ وہ کفر و شرک کے لئے پیغام اجل ہے۔ اس نے فرمایا۔ "لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم۔" کہ تم معبودان باطلہ اور بتوں کو کبھی برا بھلا نہ کہو کیونکہ اس طرح ان کے عقیدت مندوں کے دل دکھیں گے۔ اور وہ توحید کی طرف مائل ہونے کے بجائے محض ضد میں آکر اللہ تعالےٰ کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہوں گے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ صورت حال شر و فساد کا دروازہ کھول دے گی۔ اور امن و امان کے خرمن کو جلا کر خاکستر بنا دے گی۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اپنے ماں باپ کو گالی نہ دو" عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے۔ فرمایا کیوں نہیں جب کوئی دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے گا تو وہ بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دیگا اور اس کے ماں باپ کو برا بھلا کہے گا۔" اسی طرح فرمایا" اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ" کہ جب تمہارے ہاں کسی قوم کا محبوب اور محترم لیڈر آئے تو تم اس کا اکرام کرو تاکہ باہمی صلح و صفائی میں ترقی ہو۔

سبحان اللہ! کیسے اچھوتے انداز میں سمجھایا کہ جذبات و احساسات کا پاس از بس ضروری ہے۔ ورنہ فتنوں کا دروازہ کھلے گا۔ سچ ہے۔

زیر گردوں بد نہ بولے گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

ــــ (۴) ــــ

ایک مذہبی آدمی جو کسی نبی، ولی یا رشی منی سے عقیدت رکھتا ہو وہ ہر قسم کی ذلت اور توہین برداشت کر سکتا ہے۔ مگر اپنے مطاع و محبوب کی شان میں گستاخی برداشت کرنے سے مر جانا بہتر سمجھتا ہے یہی وجہ ہے کہ مذہبی دنیا میں عام طور پر ایک تہلکہ مچا جاتا ہے اور تو تکار سے شروع ہو کر آئے دن خون خرابہ تک نوبت پہنچی رہتی ہے اور اب تو یہ حالت اس قدر ناگفتہ بہ ہو گئی ہے کہ ان تنخیوں کی وجہ سے بعض لوگوں نے مذہب ہی کو باعث فساد سمجھ کر خیر باد کہہ دیا ہے۔

عوام تو عوام بعض خاص لوگ بھی مذہبی تعصب میں ایسے اندھے ہو رہے ہیں۔ کہ برملا بے باکی کے ساتھ دوسری قوموں کے ہادیان مذاہب کے خلاف زبان طعن دراز کرتے رہتے ہیں اور نہیں سمجھتے۔ کہ چاند پر تھوکنے سے چاند کا تو کچھ نہیں بگڑتا۔ البتہ تھوکنے والے کی کم ظرفی کا پردہ ضرور چاک ہو جاتا ہے۔ سچ ہے

طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود
خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے

اسلام نے اس سلسلہ میں بھی واشگاف طور پر فرمایا ہے کہ" ولکل قوم ھاد" ہر قوم میں اللہ تعالےٰ کے فرستادے برپا ہوئے ہیں" وان من امة الا خلا فیھا نذیر" کہ دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں جس میں نذیر و بشیر نہ آئے ہوں۔ پھر فرمایا ولقد بعثنا فی کل امة رسولا" ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجے ہیں۔ اس لئے تمام ہادیان مذاہب پر ایمان لانا چاہیئے۔ اور انہیں غیر جاننے کی بجائے صدق دل سے اپنانا چاہیئے۔

یہ وہ مسلک ہے جو بین الاقوامی مہر و محبت کا ضامن اور باہمی رواداری کا کفیل ہے۔ اگر تمام اہل مذاہب اور ان کے سربرآوردہ لوگ تمام ہادیان مذاہب کو ایک آنکھ سے دیکھنے لگیں اور ہر ہادی و رہنما کو خود اپنا ہادی و رہنما مان لیں تو صلح و سلامتی اور امن و امان کا ایسا دور دورہ ہو جائے کہ جس کی نظیر چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہ مل سکے گی۔

ــــ (۵) ــــ

موجودہ زمانے میں نشر و اشاعت کا کام اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ جگہ جگہ بے شمار مطبوعہ کتابوں اور اخبارات و رسائل وغیرہ کی بھرمار ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ ان کی ارزانی کا یہ عالم ہے کہ ادھر چھپتی ہیں اور ادھر ردی کی ٹوکری میں پہنچ جاتی ہیں۔ اور پھر پنساریوں اور دیگر دکانداروں کے ہاتھوں پرزہ پرزہ ہو جاتی ہیں۔ بایں ہمہ کچھ کتابیں ایسی بھی ہیں کہ اگرچہ ان کی طباعت و اشاعت پر سینکڑوں بلکہ ہزاروں سال گذر چکے ہیں۔ مگر پھر بھی ان کی عظمت و حرمت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور مرور زمانہ کے باوصف وہ آج بھی بیحد مقبول اور محبوب ہیں وہ ہیں مختلف قوموں کی مذہبی اور الہامی کتابیں جن کو کلام الٰہی اور آکاش بانی سمجھا جاتا ہے اور اسی وجہ سے ان کا بیحد احترام کیا جاتا ہے۔

اب اگر کوئی سرپھرا ان مذہبی کتابوں پر سوقیانہ تنقید و تبصرہ کرتا ہے۔ اور ان کی بے حرمتی کا مرتکب ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ فرقہ وارانہ بلکہ بین الاقوامی شر و فساد کا دروازہ کھولتا ہے اور دنیا کے امن و امان کو (باقی صفحہ ۱۱ پر)

بقیہ فہرست وعدہ تحریک جدید

نمبر	نام	رقم
۱۰۸	اہلیہ صاحبہ چوہدری سعید احمد صاحب	۴۰ و ۵۰
۱۰۹	بچگان " "	۱۷ / ۵۰
۱۱۰	مکرم بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں	۵ / ۷۵
۱۱۱	" اہلیہ صاحبہ "	۵ / ۲۵
۱۱۲	" ظہور احمد صاحب گجراتی	۱۰ / ۵۶
۱۱۳	اہلیہ صاحبہ "	۷ / ۴۴
۱۱۴	" بابا فدا بخش صاحب گجراتی	۲۶ / ۱۲
۱۱۵	" محمد رمضان صاحب "	۲۶ / ۴۴
۱۱۶	" چوہدری سکندر خاں صاحب	
	۱۰ ابر اضافہ کے ساتھ	۱۱ / ۰۰
۱۱۷	" مرزا عبد اللطیف صاحب	۲۴ / ۲۵
۱۱۸	" محمد دین صاحب لنگر خانہ	۱۰ / ۸۸
۱۱۹	اہلیہ صاحبہ "	۵ / ۲۵
۱۲۰	بچگان "	۱ / ۵۶
۱۲۱	" ولی الدین صاحب طالبعلم	۵ / ۰۰
۱۲۲	" بشیر احمد صاحب حیدر آبادی طالبعلم	۵ / ۰۶
۱۲۳	" کریم الدین صاحب " "	۵ / ۲۵
۱۲۴	" شہادت حسین صاحب " "	۵ / ۵۰
۱۲۵	" علاؤ الدین صاحب " "	۵ / ۰۰
۱۲۶	" محمد عبد السلام صاحب " "	۵ / ۰۰
۱۲۷	" بشیر الدین صاحب " "	۵ / ۰۰
۱۲۸	" محمد ظفر اللہ صاحب " "	۵ / ۰۰
۱۲۹	" احمد حسین صاحب " "	۵ / ۰۰
۱۳۰	" مہر دین صاحب " "	۵ / ۱۲
۱۳۱	والدہ صاحبہ مہر دین صاحب	۵ / ۰۰
۱۳۲	" عمر دین صاحب برادر "	۳ / ۰۰
۱۳۳	اہلیہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب	۷ / ۳۷
۱۳۴	" محمد صادق صاحب ننگلی	۶ / ۱۹
۱۳۵	اہلیہ صاحبہ "	۲ / ۲۵
۱۳۶	بچگان "	۳ / ۰۰
۱۳۷	" مستری محمد اسمٰعیل صاحب	۵ / ۵۶
۱۳۸	" عزیز احمد صاحب سنوری	۵ / ۰۰
۱۳۹	اہلیہ صاحبہ "	۵ / ۰۰
۱۴۰	بچگان "	۱ / ۵۰
۱۴۱	" قاضی شاد بخت صاحب	۵ / ۰۰
۱۴۲	اہلیہ صاحبہ مرحومہ "	۵ / ۰۰
۱۴۳	" قمر الدین صاحب دہلوی	۵ / ۰۰
۱۴۴	" شاہ محمد صاحب گجراتی	۵ / ۰۶
۱۴۵	مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبد الحمید صاحب عاجز	۷ / ۷۵
۱۴۶	" امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد احمد صاحب	۵ / ۳۱
۱۴۷	" فضل بی بی صاحبہ اہلیہ عبد اللہ ناگی	۵ / ۵۰
۱۴۸	" رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الستار صاحب	۵ / ۳۱
۱۴۹	" حسین بی بی صاحبہ اہلیہ بابا نور احمد صاحب	۵ / ۱۹
۱۵۰	" شہناز اہلیہ مولوی برکت علی صاحب	۱۰ / ۰۰
۱۵۱	" خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد احمد صاحب نسیم	۵ / ۷۵
۱۵۲	بچگان " "	۱ / ۰۰
۱۵۳	" امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ ملک بشیر احمد صاحب ناصر	۱۲ / ۰۰
۱۵۴	بچگان "	۴ / ۰۰
۱۵۵	" ناصرہ خاتون اہلیہ حافظ سید رحمت علی صاحب	۵ / ۲۵
۱۵۶	" نسیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ فضل الٰہی خاں صاحب	۴ / ۰۰
۱۵۷	" آمنہ اہلیہ محمد خضر صاحب معہ بچگان	۵ / ۴۴
۱۵۸	مکرمہ نفیسہ اہلیہ محمد شریف صاحب شیخوپوری	۵ / ۲۵
۱۵۹	" عائشہ صاحبہ اہلیہ بابا غلام الدین صاحب	[illegible]
۱۶۰	" اہلیہ مولوی داؤد حسین صاحب	۵ / ۰۰
۱۶۱	" حسنی بیگم اہلیہ قریشی فضل حق صاحب	۵ / ۰۶
۱۶۲	" فاطمہ صاحبہ اہلیہ محمود احمد صاحب عارف	۶ / ۰۰
۱۶۳	" بچگان "	۲ / ۰۰
۱۶۴	" بچگان ٹھیکیدار محمد بشیر احمد صاحب	۳ / ۱۲
۱۶۵	" امۃ الرشید صاحبہ بنت "	۵ / ۳۷
۱۶۶	" مبارکہ اہلیہ حافظ اللہ دین صاحب	۵ / ۱۲
۱۶۷	" بشیر النساء صاحبہ حیدر آبادی	۱۰ / ۵۰
۱۶۸	ناصرات الاحمدیہ قادیان	۱۴ / ۷۷
۱۶۹	" معراج سلطانہ اہلیہ بدر الدین صاحب	۳ / ۰۰
۱۷۰	بچگان ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ٹیلر	۳ / ۰۰
۱۷۱	" والدہ مسعود احمد صاحب شاہجہانپوری معہ لڑکی نور جہاں	۱ / ۰۰

ریڈ کراس

کہا جا سکتا ہے کہ ریڈ کراس کی تحریک کا آغاز سولفرینوں کی اُس جنگ سے ہُوا جس میں فرانسیسیوں نے ۲۴ رجون ۱۸۵۹ء کو آسٹریوں کو شکست دی تھی۔ اس روز انسانوں کو جو تکالیف جھیلنی پڑیں ان کا جینوا کے ہنری ڈیونینٹ کے دل پر گہرا اثر مرتب ہُوا۔ ہنری ڈیونینٹ ان دنوں زخمیوں کی امداد اور دیکھ بھال کا کام کر رہے تھے۔ تین سال بعد انہوں نے "میموریز آف سولفرینو" کے نام سے ایک کتاب شائع کی جس میں انہوں نے کہا کہ زخمی سپاہیوں کی غیر جانبداری کو سرکاری طور پر تسلیم کیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے اپنی کتاب میں ... کی حمایت بھی کی کہ زمانہ امن میں ایسی تنظیمیں قائم کی جانی چاہئیں جو جنگ کے دوران میں زخمی ہونے والوں کی مدد کریں اور ان کی دیکھ بھال کیا کریں۔

اس تجویز کے جواب میں اکتوبر ۱۸۶۳ء میں ایک ابتدائی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں یورپ کے ۱۶ ملکوں کے نمائندوں نے حصہ لیا۔ اس کانفرنس میں سفارش کی گئی کہ ہر ملک میں امدادی انجمنیں بنائی جائیں جنہیں متعلقہ قومی حکومت کی طرف سے ... کی طبی سروس کے ساتھ اشتراک عمل کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک بین الاقوامی کمیٹی مقرر کی گئی جس نے سوئٹزرلینڈ کی فیڈرل کونسل کو ۸ راگست ۱۸۶۴ء کو جینوا میں ایک ڈپلومیٹک کانفرنس بلانے کی ترغیب دی۔ اس کانفرنس میں ۲۶ ملکوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس میں چند اصول وضع کئے گئے جنہیں اب جینوا کنونشن (معاہدات) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

جنیوا کے معاہدات

ریڈ کراس کی تحریک کی بنیاد جنیوا کے معاہدات ہی ہیں اور ان سے اس تحریک کو بین الاقوامی سطح پر قانونی حیثیت دلانے میں مدد ملی ہے اس کے علاوہ جنیوا میں مرتب کئے گئے اصولوں سے اس بات کا یقینی انتظام کرلینے میں بھی مدد ملی ہے کہ زخمی افراد ریڈ کراس کے عملہ اور اس کے استعمال کی ادویہ اور ہی ساسامان کو حملہ سے بچایا جائے گا۔ جینوا کے ان معاہدوں میں اس امر کا بھی انتظام موجود ہے کہ ہر بیمار اور زخمی سپاہی جنگی قیدی یا غیر فوجی آدمی کو اس امر کا حق حاصل ہے کہ اس کی حفاظت کی جائے۔ اور نسل و رنگ، مذہب اور عقیدے، جنس یا دولت یا کسی اور بات کی بنا پر کوئی امتیاز ہونے بغیر اس کے ساتھ رحمدلی کا برتاؤ کیا جائے۔

جنیوا کے معاہدوں پر ۶ رجولائی ۱۹۰۶ء کو نظر ثانی کی گئی ۱۹۰۷ء کو سمندری لڑائی سے اس کا اطلاق بحری جنگوں پر بھی ہونے لگا۔ جنیوا کے معاہدات میں مزید توسیع ۱۹۴۹ء میں کی گئی۔

تنظیم

ریڈ کراس کی تنظیم کلیتاً لا مرکزی نوعیت کی ہے۔ انٹرنیشنل ریڈ کراس کمیٹی ایک آفیشل مرکزی ادارہ ہے لیکن اسے احکام صادر کرنے کے اختیارات حاصل نہیں ہیں۔ اس کمیٹی کا مقصد ریڈ کراس کے بنیادی ..... اصولوں کو برقرار رکھنا اور ایک بین الاقوامی جنگ یا خانہ جنگی کے دوران میں قومی ریڈ کراس سوسائیٹیوں کے بیچ ایک درمیانی ذریعہ کی حیثیت سے کام کرنا ہے۔ اس کمیٹی کے صدر دفاتر جنیوا میں ہیں۔ یہ کمیٹی سب ۲۵ ممبروں پر مشتمل ہے۔

ریڈ کراس سوسائٹیوں کی لیگ ایک آزاد انجمن ہے جو ۱۹۱۹ء میں قائم کی گئی تھی اس انجمن کا مقصد خصوصی طور پر امن کے دنوں میں ریڈ کراس کی سرگرمیوں کو بڑھاوا دینا اور تیز تر کرنا ہوتا ہے۔ یہ نیشنل ریڈ کراس ریڈ کریسنٹ ریڈ لائن اور سن سوسائیٹیوں کی بین الاقوامی فیڈریشن ہے۔ مذکورہ سوسائیٹیوں کی کل تعداد ان دنوں ۷۷ ہے۔ لیگ کا کام مختلف شعبوں مثلاً ریلیف بیورو، ہیلتھ بیورو، نرسنگ اور سوشل سروس اور جونیئر ریڈ کراس کی سرگرمیاں تال میل میں مدد پہنچانا ہے۔ بین الاقوامی ریڈ کراس کانفرنس اس ادارے کی تیسری اور مشاورتی باڈی ہے اس کا اجلاس ہر سال کے بعد ہوتا ہے۔ اس کے اجلاس میں حکومتوں، جنیوا کنونشن کے شریک کاروں، قومی طور پر تسلیم شدہ سوسائیٹیوں، انٹرنیشنل کمیٹی اور ریڈ کراس سوسائیٹیوں کی لیگ کے نمائندے شریک ہوتے ہیں۔ کانفرنس ایک سٹینڈنگ کمیشن کا انتخاب کرتی ہے جو نو ممبروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کے پانچ ممبر کانفرنس منتخب کرتی ہے۔ اور دو دو ممبروں کا انتخاب لیگ اور انٹرنیشنل کمیٹی کرتے ہیں۔ بیکمیشن ادارے کے تعاون ... میزبان کی حیثیت سے کانفرنس کی تیاریاں کرتا ہے بین الاقوامی انجمنوں کے کام کاج میں تال میل پیدا کرتا ہے۔

عالمی جنگوں کے دوران میں

پہلی جنگ عظیم کے نتیجہ میں ریڈ کراس کی سرگرمیوں میں بڑا اضافہ ہُوا۔ بین الاقوامی کمیٹی نے جنیوا میں بین الاقوامی جنگی قیدیوں کی ایک ایجنسی قائم کی۔ اس ایجنسی کا عملہ بارہ سو افراد پر مشتمل تھا۔ جو زیادہ تر رضاکار تھے ان کے اہم نمائندوں نے ۵۲۴ جنگی کیمپوں کا دورہ کیا۔ اور مقبوضہ علاقوں سے غیر فوجیوں کے نکاس کی سہولتیں حاصل کیں۔ پانچ لاکھ پچاس ہزار جنگی قیدیوں کو ان کے وطنوں میں بھیجنے کا انتظام بھی کیا۔

صرف امریکی ریڈ کراس نے امریکی فوجیوں کی سہولت کے لئے ۲۳ ہزار نرسوں کو کینٹین اور ہسپتال وغیرہ کھولنے کے لئے ۵ ہزار مددگار نرسوں اور ۶۰ لاکھ رضاکاروں کو بھرتی کیا۔ دوسری جنگ عظیم میں ریڈ کراس کی سرگرمیاں بے حد بڑھ گئیں۔ بین الاقوامی کمیٹی کا عملہ ۱۹۳۹ء میں ۲۰ افراد پر مشتمل تھا جون ۱۹۴۵ء میں اس کے عملہ کی تعداد بڑھ کر (۳۹۲۱) تین ہزار نو سو اکیس ہوگئی۔ اس میں سے نصف کی تعداد رضاکارانہ تھی۔ کمیٹی کے ۸۱ وفود نے جنگی قیدیوں کے کیمپوں کا گیارہ ہزار سے زائد بار دورہ کیا اور قیدیوں وغیرہ کو جو امداد دی گئی اس کا وزن ۴۵۷۰۲ ٹن تھا۔ ۱۹۴۱ء سے لے کر ۱۹۴۶ء تک ۵۴۸۷۵۹۰۹ فرینک (سوس) خرچ ہوئے۔ جبکہ آمدنی ۵۱۷۰۷۷۶۸ فرینک تھی۔ اس رقم کا نصف حصہ سوئٹزرلینڈ نے ادا کیا تھا۔

ریڈ کراس اور ہندوستان

۱۹۲۰ء میں ہندوستان میں ریڈ کراس سوسائیٹی ایک قانون کی رو سے قائم ہوئی تھی۔ آج ہندوستان کی ریڈ کراس سوسائیٹی کا پروگرام کئی پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ ان میں قومی اور بین الاقوامی سطح پر فوجیوں کی خدمات زچہ بچہ کی بہبود جسمانی تعلیم اور امداد کے پروگرام شامل ہیں۔ ہندوستانی ریڈ کراس سیلابوں، زلزلوں اور طوفان اور دیگر مصائب میں عوام کی خدمات سرانجام دیتی ہے۔ یہ سینٹ جان ایمبولینس کی وساطت سے فرسٹ ایڈ اور ایمبولنس سروس کا انتظام بھی کرتی ہے۔ جونیئر ریڈ کراس ممبروں کی تعداد ستر لاکھ ہے مذکورہ انجمن ملک کے لڑکوں اور لڑکیوں کو دیہات میں فرسٹ ایڈ اور وباؤں کے خلاف اقدامات سے وابستگی کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ اپاہج فوجیوں کے لئے بنگلور میں ایک ریڈ کراس ہوم کھولا گیا ہے۔

امدادی کام

گذشتہ دس سال کے دوران میں ہندوستان کو مسلسل تباہ کاریوں اور مصیبتوں سے دو چار ہونا پڑا ہے۔ مثلاً ۱۹۴۷ء کے فرقہ وارانہ فسادات اس کے بعد پاکستان کا کشمیر پر حملہ ۱۹۵۰ء میں آسام کے علاقوں میں تباہ کن زلزلے، مشرقی پاکستان کے قریب وسیع علاقہ میں شدید سیلاب اور ۱۹۵۲ء میں رائل سیما میں قحط کی سی صورت حال ان تمام موقعوں پر انڈین ریڈ کراس نے گرانقدر خدمات انجام دی تھیں۔ امداد کے اس کام میں ریڈ کراس سوسائیٹیوں ... بھی امداد دی تھی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں غیر ملکوں نے جو امداد دی تھی۔ اس کی مجموعی رقم دو کروڑ ... لاکھ روپیہ تھی۔

کوریا میں خدمات

۱۹۵۳ء میں غیر جانبدار اقوام کے کمیشن نے کوریا کے جنگی قیدیوں کے تبادلے کے معاہدے پر جس ... میں دستخط کئے تھے اس کے بعد انڈین ریڈ کراس سوسائیٹی پر اہم فرائض عائد ہوگئی تھیں۔

اہم ذمہ داریاں

چنانچہ ۱۱۳ آدمیوں کا ایک یونٹ ستمبر ۱۹۵۳ء میں کوریا پہنچ گیا تھا۔ بہت سے اہم کام اس یونٹ کے سپرد کر دیئے گئے جن میں دیگر امور کے علاوہ تعلیمی ادبی اور پیشہ وارانہ تربیت کی کلاسوں کو چلانے کا کام بھی شامل تھا۔ اس یونٹ نے اپنے چار ماہ کے قیام کی تھوڑی مدت میں جنگی قیدیوں ... میں ایک نیا نظریہ پیدا کر دیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہُوا ... ۱۹۵۴ء میں جب یہ یونٹ واپس آیا تو ۸۸ جنگی قیدی بھی اس کے ساتھ ہندوستان آئے تھے۔ جنہیں بعد ازاں ان کے انتخاب کردہ ملکوں میں بھیج دیا گیا تھا۔

(دستکریہ الجمعیتہ دہلی ۵۶-۱۰-۳۰)

اسلام — صلح و سلامتی کا پیغام

بقیہ صا

برباد کرتا ہے

خدا کا شکر ہے کہ اسلام نے اس سلسلہ میں بھی صلح و سلامتی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ چنانچہ اس نے یہ نہیں کہا کہ قرآن کریم کے سوا باقی تمام کتابیں رطب و یابس کا پلندہ ہیں بلکہ فرمایا فیھا کتب قیمۃ کہ تمام مذہبی کتابوں کا خلاصہ اور نچوڑ قرآن کریم کے اندر شامل کر لیا گیا ہے۔ گویا اگر جملہ مذہبی کتابیں جدا جدا رنگین پھول ہیں تو قرآن کریم ایک دلآویز گلدستہ ہے۔ جس میں تمام پھول سلیقے سے چن دیئے گئے ہیں۔ اور چونکہ قرآن کریم آخر الکتب ہے اس لئے یہ دعوے اسی کو زیب دیتا ہے اور پہلی کتابوں کو اس کا حق نہیں پہنچتا

بہر حال اسلام تمام مذہبی کتابوں کی عزت و حرمت کا پاسبان ہے اور بدیں وجہ صلح و سلامتی کا علم بردار اور پیغامبر!

بقیہ صفحہ اوّل

کی طرف سے احمدیہ حلقہ کی کوچہ بندیوں کے متعلق وضاحت منسٹر صاحب اور کمشنر صاحب کی خدمت میں پیش کی گئی۔ اور میونسپل کمیٹی کے ناپسندیدہ اقدام کی وضاحت کی گئی۔

قادیان اور ارد گرد کے دیہات کے بعض لوگوں نے جماعت احمدیہ کے موقف کے متعلق مخالفانہ رویہ اختیار کیا۔ جس کو جناب گیانی صاحب نے بھی محسوس فرمایا۔ اور اس کا اظہار کیا کہ آپس میں اختلاف اور جھگڑا پایا جاتا ہے۔

اس سے پہلے جناب گیانی صاحب اور دوسرے افسران نے احمدیہ محلہ میں تشریف لاکر احمدیہ جماعت کے مقدس مقامات اور کوچہ بندیوں کا ملاحظہ فرمایا۔

آخر میں جناب وزیر مالی صاحب نے فیصلہ فرمایا کہ ڈھاب کے پل کے پاس سے مغرب کی طرف جو رستہ بیل کلاں والے رستہ میں ملتا ہے۔ اس کو احمدیہ جماعت اپنے خرچ سے تیار کر دے۔ جس پر اندازاً پانچ ہزار روپیہ خرچ آئے گا اور جہاں خانہ والی رستہ جو عارضی طور پر جماعت کی طرف سے لوگوں کی سہولت کے لئے کھلا رکھا جاتا ہے وہ اس رستہ کے تیار ہونے پر بند کر دیا جائے۔ اس سے پبلک کی جبینہ شکایت بھی رفع ہو جائے گی۔ اور جماعت احمدیہ کے مقدس مقامات کی *

خبریں

ماسکو ۳ر نومبر۔ آج روس نے امریکہ پر ایک اور فتح حاصل کر لی ہے۔ جبکہ اس نے ایک اور مصنوعی سیارہ آسمانی بلندیوں میں چھوڑ دیا۔ اس مصنوعی سیارہ میں ایک کتا بٹھا کر بھیجا گیا ہے۔ دوپہر تک یہ سیارہ ماسکو پر سے چھ بار چکر لگا چکا تھا۔ اور اب تک کی اطلاع کے مطابق کتے کی حالت نارمل ہے۔ نیا سیارہ پہلے سیارہ کی نسبت ڈیڑھ گنا سے بھی زائد بلندی پر پرواز کر رہا ہے۔ پہلا سیارہ ۵۶۰ میل کی بلندی تک گیا تھا مگر نیا سیارہ ۹۳۰ میل کی بلندی پر ہے اور زمین کے گرد چکر لگا رہا ہے۔ سیارہ ایک گھنٹہ ۴۲ منٹ میں زمین کے گرد چکر پورا کر لیتا ہے۔ جبکہ پہلا سیارہ ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ میں زمین کا چکر پورا کر لیتا تھا۔ واضح رہے کہ روس کا چھوڑا ہوا پہلا سیارہ بھی ابھی تک آسمان میں چکر لگا رہا ہے۔ مگر اس سے سگنل آنے بند ہو گئے ہیں اور اس کی بلندی بھی کم ہو گئی ہے۔ نئے سیارہ میں دو ریڈیو ٹرانسمیٹر لگے ہوئے ہیں۔ وہ باری باری سگنل دے رہے ہیں۔ جبکہ پہلے سیارہ کا ایک ہی ٹرانسمیٹر تھا۔ موجودہ سیارہ کا وزن نصف ٹن یعنی ۱۱۲۰ پونڈ ہے گویا نئے سیارہ کا وزن پہلے سیارہ سے چھ گنا ہے بجائے اس کے پہلے سیارہ کا وزن صرف ۱۸۴ پونڈ تھا۔ سیارہ میں کتے کے لئے خوراک کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ خوراک کیمیائی طور سے بند ڈبے میں جس میں ہوا داخل نہیں ہو سکتی۔ رکھی گئی ہے۔ سیارہ میں بہت سے ڈبے اور بہت سے ریکارڈنگ آلات فٹ کئے گئے ہیں۔ نیا سیارہ چھوڑے جانے کی خبر ماسکو ریڈیو نے آج ہندوستانی وقت کے مطابق سوا گیارہ بجے قبل دوپہر سنائی۔ جب کہ اس نے اعلان کیا کہ روس نے ایک اور سیارہ کامیابی سے خلائے آسمانی میں چھوڑ دیا ہے۔ اس سیارہ سے آنے والے پیغامات میں کہا گیا ہے کہ کتے کی حالت نارمل ہے۔ روس نے پہلا سیارہ ۴ر اکتوبر کو چھوڑا تھا۔ اور پورے ایک مہینہ بعد دوسرا سیارہ چھوڑ دیا گیا پریس ٹرسٹ آف انڈیا کی اطلاع ہے کہ یہ سیارہ روس کے انقلاب کی چالیسویں سالگرہ کی تقریب کے سلسلہ میں وقف کیا گیا ہے۔ اس کے سگنل باقاعدہ ریکارڈ کئے جا رہے ہیں۔ لندن میں ریوٹر کے سٹیشن میں اس کے سگنل سنے گئے ہیں۔ کتا ایک ڈبے میں بند کیا گیا ہے جو ایئر کنڈیشنڈ ہے۔ اس میں اس کے لئے خوراک کا سامان ہے۔ یہ سیارہ اس راکٹ کا آخری حصہ ہے جو اسے خلائے آسمانی تک پہنچانے کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اس میں کچھ ڈبے ہیں جن میں آلات نصب ہیں۔ نئے سیارہ کی رفتار ۲۰ ہزار ۹ سو فٹ فی سیکنڈ ہے۔ سطح زمین سے اس کا زیادہ سے زیادہ فاصلہ ۱۵ سو کلومیٹر سے زاید ہے۔ یہ سیارہ ارضی و سماوی تحقیقات کے پروگرام کے ایک حصہ کے طور پر چھوڑا گیا ہے۔ اس میں جو آلات لگے ہوئے ہیں ان سے شمسی شعاعوں اور غلافوں کا مطالعہ ہو سکے گا اس کا ایک ٹرانسمیٹر مسلسل سگنل دئے جا رہا ہے

سب سے پہلے روسی سائنسدانوں نے ہی خلاؤں میں مصنوعی سیارہ چھوڑا تھا۔ اور اب انہوں نے دوسرا سیارہ چھوڑا ہے۔ جس میں ایک زندہ جانور بھی ہے۔ اس طرح انہوں نے خلائے آسمانی کی تحقیقات کے بارے میں ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔

ماسکو۔ ۳ر نومبر۔ روس کے اخبارات میں ایک نئے روسی جہاز کی تصاویر شائع ہوئی ہیں۔ یہ جہاز سب سے بڑا ہے اور انتہائی طاقتور ہے۔ اور بغیر کسی جگہ رکے ماسکو سے نیویارک تک براہ راست سفر کر سکتا ہے۔ اس کی لمبائی ۱۲۶ فٹ ہے۔ لمبے سفر کے لئے اس میں ۱۲۰ اور تھوڑے سفر کے لئے اس میں ۲۲۰ مسافر بیٹھ سکتے ہیں۔ اس میں ۴ سپر جیٹ انجن لگے ہوئے ہیں اور یہ ماسکو سے نیویارک۔ پیکن۔ رنگون۔ اور ولاڈی واسٹک تک کے سفر کے لئے استعمال کیا جائیگا۔

ماسکو۔ ۳ر نومبر۔ گذشتہ شب ایک سرکاری اعلامیہ میں جسے تاس ایجنسی نے نشر اور شائع کیا ہے اس بات کی تصدیق کر دی گئی کہ مارشل ژوخوف سابق وزیر دفاع کو سوویٹ پریسیڈیم اور سوویٹ کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی مجلس سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ واضح ہو کہ مجلس صدارت روس میں اعلیٰ مجلس انتظامیہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اسی طرح کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اعلیٰ حیثیت کی ہے۔ کیونکہ پالیسی کا خاکہ اسی کمیٹی کے ذریعہ تیار ہوتا ہے۔ مارشل ژوخوف کے اخراج کا فیصلہ متفقہ طور پر کیا گیا۔

ماسکو۔ ۳ر نومبر۔ روس کے سابق وزیر دفاع مارشل ژوخوف نے اپنی غلطیوں کے لئے معافی مانگ لی ہے اور روس کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی نکتہ چینی کا خیر مقدم کیا ہے

واشنگٹن ۳ر نومبر۔ روس پر فوقیت حاصل کرنے کی غرض سے یعنی جو روس نے مصنوعی سیارہ چھوڑا ہے اور جو مزائل بر اعظم بالسٹک مسائل کی تیاری میں بازی لے گیا ہے اس کے پیش نظر صدر آئزن ہاور امریکہ کے دفاعی بجٹ میں اضافہ کرینگے حال ہی میں آئزن ہاور اور دوسرے دو امریکی افسران نے جو بیانات دئے ہیں ان میں اس اضافہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ملک کی پلاننگ میں ایک اہم تبدیلی عمل میں آئے گی۔ جمعرات کے دن صدر آئزنہاور نے کہا تھا کہ دفاعی بجٹ کے لئے ۳۸ ارب ۷۵ کروڑ دس لاکھ ڈالر کی رقم کافی نہیں ہے۔

* تقدیس میں بھی فرق نہ آئے گا

اس موقعہ پر ننگل باغبانان کے بعض اہالیان نے ڈپٹی کمشنر صاحب کے سامنے بیان کیا کہ انہیں رستہ کے اعتبار سے کوئی روک اور تکلیف نہیں۔

جناب گیانی صاحب اور جناب کمشنر صاحب اور دوسرے افسران نے بڑی توجہ اور ہمدردی سے سب باتیں سنیں۔

سردار جاگر سنگھ صاحب اے۔ ایس۔ آئی انچارج مقامی پولیس نے افسران کی آمد پر جملہ انتظامات خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔

دعائے نعم البدل

قریشی سعید احمد صاحب درویش کا بچہ وسیم احمد کچھ عرصہ بیمار رہ کر اپنے ننھیال موضع کرہل (یوپی) میں وفات پا گیا ہے۔ احباب سے والدین کے لئے صبر کی توفیق پانے اور نعم البدل عطا کئے جانے کی درخواست دعا ہے۔

محمود احمد عارف درویش قادیان

درخواست دعا:۔ خاکسار کا ایک عزیز ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان سے ان کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔

(انعام الدین احمد نگر ربوہ)